بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃ

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ نمبر: 37
شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

8 جمادی الاول 1418 ہجری 11/ تبوک 1376 ہش 11/ ستمبر 1997ء

اخبار احمدیہ

لندن ۵ ستمبر M.T.A. سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک کے کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت لندن تشریف لے آئے ہیں۔ آج حضور انور نے خطبہ جمعہ میں گیمبیا میں احمدیت کی مخالفت کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے وہاں کے امام فاتح کے چیلنج مباھلہ کی قبولیت کا ذکر کیا اور تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کو دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس۔

حکومت گیمبیا (مغربی افریقہ) کے امام فاتح نے چیلنج مباھلہ قبول کر لیا

گیمبیا میں مولویوں کے ایک شیطانی ٹولہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت

سعودی عرب اور پاکستان کے تربیت یافتہ گیمبیا کے فوجی صدر یحییٰ جامع اور مذہبی اُمور کے وزیر کا شیطانی ٹولہ کو تعاون

تمام غیر گیمبین احمدی حضور کے ارشاد پر آئیوری کوسٹ ہجرت کر گئے

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/ ستمبر ۱۹۹۷ء بمقام مسجد فضل لندن

لندن ۵ ستمبر M.T.A. سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ جلسہ اور یورپ کے بعض ممالک کے کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ حضور نے آج کے خطبہ جمعہ میں مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں وہاں کی حکومت اور مولویوں کی طرف سے کی جانے والی جماعت احمدیہ کی حالیہ شدید مخالفت کا ذکر فرماتے ہوئے اس تمام مخالفت کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمام سازش سعودی عرب اور پاکستان کی ایماء پر ضیاء الحق کی طرح حکومت پر قابض ہونے والے موجودہ گیمبین صدر یحییٰ جامع کو اس کی سیاسی طاقت کی مضبوطی کے سبز باغ دکھا کر عمل میں لائی گئی ہے اس کے لئے سعودی عرب میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک مولوی امام فاتح کو آلۂ کار بنایا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ۶/ جون کو جب میں امریکہ کے سفر پر تھا تو پہلی بار گیمبیا کے سٹیٹ ہاؤس سے اس امام نے جماعت کے خلاف خطبہ دیتے ہوئے وہی بکواس کی جو پاکستانی مولوی کیا کرتے ہیں اور انہیں کے الفاظ میں گالیاں دیں۔ وہ ساری تہمتیں جن کا منہ توڑ موثر جواب دیا جا چکا ہے توتے کی طرح رٹی ہوئی باتیں مولوی نے بیان کرنی شروع کیں ۶ جون کا اس کا پہلا خطبہ تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ نئی نئی شرارت ہے لیکن جماعت کو میں نے سمجھایا کہ خدا کے فضل کے ساتھ یہ الٰہی تائید کا سال ہے مولوی جو بھی بولتا ہے اس کا آپ کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ لیکن ایک دفعہ اس سے چیلنج مباہلہ پر دستخط کروالیں تاکہ گیمبیا کے لوگ اور دوسرے لوگ جان لیں کہ اس نے جان بوجھ کر مباہلے کو قبول کر لیا تھا پھر اللہ کی تقدیر جو دکھائے گی ہم بھی دیکھیں گے اور دنیا بھی دیکھے گی۔ اس بات میں بہت وقت لگا جس کا یہ فائدہ ہوا کہ اندرونی طور پر یہ سازش کب چلی تھی کیسے ہوئی سب مناظر ہمارے سامنے ابھر آئے۔ مولوی شروع میں یہ کہہ کے ٹالتا رہا کہ مباہلہ آمنے سامنے ہوتا ہے فریقین جمع ہونے چاہئیں حضور نے جماعت سے فرمایا فوراً مان لیں کہ مباہلہ آمنے سامنے ہو گیمبیا میں ہو تم اپنے ساتھی لے کر نکلو ہم بھی نکلتے ہیں تمہارے قتل و غارت کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں تو وہ پھر ٹال گیا کہ مباہلے اس طرح تو نہیں ہوا کرتے اور کئی بے ہودہ باتیں کر کے اپنا دامن بچا گیا۔

فرمایا ۶ جون کو اس نے جماعت کے خلاف سٹیٹ ھاؤس سے ایک خطبہ دیا جس میں صدر گیمبیا خود بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خطبہ گورنمنٹ کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر مشتہر کیا گیا جب صدر سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اس میں ملوث ہیں تو اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہ میرا امام ہے اس لئے بیٹھا ہوں اس سے زیادہ میرا اس میں کوئی قصور نہیں جب مذہبی امور کے وزیر سے پوچھا گیا کہ جناب اگر اس میں کسی کا قصور نہیں تو اسے ریڈیو، ٹی۔وی پر کیوں مشتہر کر رہے ہیں اور جماعت کا گورنمنٹ ریڈیو۔ ٹی۔وی پر جواب دینا بند کیوں کروا دیا گیا ہے۔ اس کی بکواس جاری ہے اور جماعت کا جواب دینا بند کروا دیا گیا ہے۔ فرمایا انہوں نے بیان دیا کہ اتفاق سے سٹیٹ ہاؤس پر اس کے خطبے چلتے ہیں۔ گورنمنٹ کا اس میں کوئی تعلق نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بی۔بی۔سی کا فوکس اون افریقہ ایک پروگرام ہے اس نے ان خطبات کا نوٹس لیا اور حکومت کی سازش سے پہلی دفعہ خوب کھل کر پردہ اٹھایا ہے۔ اس میں ایک گیمبین افریقن کا خط بیان کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ اگر B.B.C یقین نہ کرتی کہ یہ باتیں سچی ہیں تو کھل کر گیمبیا کے صدر اس کی حکومت کو ملزم نہ بناتی B.B.C. نے بڑی بہادری کے ساتھ ایک گمنام شخص کا خط نشریات میں ظاہر کیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے پیچھے کیا ہو رہا ہے اور کون ملوث ہے۔

حضور نے فرمایا گیمبیا کے لوگ بہت شریف النفس ہیں اس وہم میں ہرگز مبتلا نہ ہوں کہ وہ اس سازش میں شریک ہیں گیمبیا پاکستان نہیں ہے آزاد ملک ہے۔ لوگ بہادری کے ساتھ اپنے موقف کو بیان کرتے ہیں۔ فرمایا صرف ایک شیطانی ٹولہ ہے جو یہ سازش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جواب سے پہلے ہی ایک ایسے ادارے کو جواب کی توفیق بخشی جس کا ہمارے ساتھ کوئی بھی رابطہ نہیں تھا۔ فرمایا اس ساری صورت حال کا ذمہ دار صرف امام فاتح نہیں بلکہ ایک شیطانی لیڈر ہے جو اس کے ساتھ ہے اور یہ بھی بعید نہیں کہ صدر اور وزیر داخلہ بوجنگ بھی شریک ہوں۔

گیمبین لوگ کھل کر اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس کے پیچھے سعودی عرب کا پیسہ ہے۔ اور اس کی سیاست کام کر رہی ہے اور گیمبیا کی حکومت پیسے کھا کر یہ کام کر رہی ہے۔ ایک پیغام میں صدر سے کہا گیا کہ اگر تم ان سے جو مذہبی اختلاف رکھتے ہیں ایسی گہری کدورت رکھتے ہو کہ قتل عام کو جائز قرار دیتے ہو تو احمدیوں سے پہلے اپنے قبیلے میں جاؤ سارا قبیلہ مشرک ہے انتہائی گندی رسموں میں مبتلا ہے اپنے قبیلے کی طرف لوٹیں وہاں سے جہاد شروع کریں۔

(باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

گیمبین احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی درخواست دُعا

جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے جس کا خلاصہ اسی صفحہ پر قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں علم ہو گیا ہے کہ ان دنوں مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں حکومتی سطح پر بعض شرپسندوں کی طرف سے احمدیوں کی مخالفت جاری ہے حکومتی امام فاتح نے مباہلے کا چیلنج قبول کر لیا ہے۔

احباب جماعت سے اس مباہلے کی عظیم الشان کامیابیوں اور گیمبین احمدی بھائیوں کی ہر شر سے خصوصی حفاظت، استقامت اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 11 ستمبر 1997

آزادئ ھند اور جماعت احمدیہ

(۷)

آج کی اس گفتگو میں ہم اپنے محترم قارئین کو جلیانوالہ باغ (۱۹۱۹ء) کے ہنگامہ خیز دَور کے بعد ۱۹۲۷ء کے زمانہ میں لے چلتے ہیں۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ۱۹۱۸ء کی جیمس فورڈ ریفارم سکیم کے مطابق حکومت برطانیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہر دس سال کے بعد ایک کمیشن ھندوستان بھیجا جایا کرے گا جو غور کرے گا کہ ہندوستان مزید حقوق حاصل کرنے کے قابل ہو گیا ہے یا نہیں۔

چنانچہ ۱۹۲۷ء کے آخر میں حکومت کی طرف سے ایک کمیٹی بھجوانے کا اعلان ہوا جس کے صدر انگلستان کے مشہور بیرسٹر سر جان سائمن مقرر کئے گئے اور انہیں کے نام پر اس کمیشن کا نام سائمن کمیشن مشہور ہے۔ کمیشن جب ۱۹۲۷ء اور پھر ۱۹۲۸ء میں ھندوستان آیا تو چونکہ اس کے ممبروں میں کوئی بھی ھندوستانی نہیں تھا اس لئے کانگریس سمیت دیگر سیاسی پارٹیاں اس کی شدید مخالف ہو گئیں۔ اس موقع پر بھی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ملک و قوم کی صحیح لائنوں پر راہنمائی فرمائی۔

آپ نے پھر اپنے اس موقف کو دہرایا کہ ھندوستان کی آزادی تو ایک اٹل حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے مامور زمانہ حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتادی ہے اس لحاظ سے اس موقع پر یہ کمیشن جس قدر بھی اصلاحات نافذ کرنا چاہتا ہے انہیں قبول کر لینا چاہئے کیونکہ اس صورت میں بہر حال ہم آزادی کے نشانہ کی طرف بڑھنے والے ہوں گے ہمارے قدم پیچھے ہٹنے والے نہیں ہوں گے۔

اس غرض سے آپ نے ایک کتاب

"ھندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" تصنیف فرمائی جس میں فرمایا :-

"میں اپنے اہل وطن سے کہتا ہوں کہ اس نازک موقع پر اپنے دلوں کو تعصب اور کینہ سے خالی کرو کہ گو یہ جذبات بظاہر میٹھے معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں ان سے زیادہ تلخ اور تکلیف دہ کوئی چیز نہیں واقعات بتا رہے ہیں کہ ھندوستان کی آزادی کا وقت آگیا ہے۔ خدا تعالیٰ دلوں میں ایک نئی روح پھونک رہا ہے تاریکی کے بادلوں کے پیچھے سے اُمید کی بجلی بار بار کوند رہی ہے خواہ ہر آنے والی ساعت کی تاریکی پہلی تاریکی کی نسبت کس قدر ہی زیادہ کیوں نہ ہو ہر بعد میں ظاہر ہونے والی روشنی پہلی روشنی سے بہت زیادہ روشن ہوتی ہے۔

(ھندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل صفحہ ۳۔۴)

آپ ہندوستان کی آزادی کے حق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اب میں دوسرے سوال کو لیتا ہوں کہ کیا ہندوستان سیاسی طور پر آزادی کا مستحق ہے تو میرے نزدیک اس سوال کا جواب بھی اثبات میں ہے سیاسی استحقاق دو طرح حاصل ہوتے ہیں یا خدمت سے یا قابلیت سے۔ ھندوستان نے جنگ عظیم کے موقع پر انسانی آزادی کے قیام کے لئے ایک بے نظیر قربانی کر کے اپنے اس حق کو ثابت کر دیا ہے"

(ایضاً صفحہ ۱۶)

انگریزی حکومت کہتی تھی کہ ہندوستانیوں کے اندر اتنی صلاحیت نہیں ہے کہ وہ آزادی حاصل کر سکیں ان کے اس اعتراض کا رد کرتے ہوئے حضور نے فرمایا :-

"جہاں تک میں نے اس سوال پر غور کیا ہے میری سمجھ میں یہ بات کبھی نہیں آئی کہ کوئی ملک بھی ایسا ممکن ہے جو آزادی کا مستحق نہ ہو اگر کسی ملک کی تعلیم کم ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ جیسا وہ ملک ہے ویسے ہی اس کے حاکم ہوں گے یہ سوال تبھی درست تسلیم کیا جاسکتا ہے جبکہ بقائے انسب کے اصول کو پوری طرح تسلیم کر لیا جائے لیکن جمہوریت کا اصول تو بقائے انسب کے اصول کے بالکل خلاف ہے جسے اگر تسلیم کر لیا جائے تو پھر سوائے چند پروفیسروں اور فلاسفروں کے کسی کو بھی ملک کی حکومت میں دخل نہیں حاصل ہونا چاہئے"۔

(ایضاً صفحہ ۱۹۔۲۰)

"آزادی کے سیاسی استحقاق کیلئے جس امر کو دیکھنا چاہئے وہ صرف ایک عام خواہش ہے اور وہ اس وقت ہندوستان میں پیدا ہو چکی ہے اگر ہندوستان میں اس سوال کے متعلق عام رائے لی جائے تو جو لوگ اس صورت حالات کو تسلیم نہیں کرتے ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور میرے نزدیک تو کانگریس کی بائیکاٹ کی تحریک نے بھی ایک حد تک ثابت کر دیا ہے کہ ملک میں ایک عام خواہش حصول آزادی کی پیدا ہو چکی ہے اور جب یہ خواہش پیدا ہو چکی ہے تو انگلستان کا دیانتدارانہ فرض ہے کہ وہ اب اس سوال کو مناسب طریق پر حل کرے"۔

(ایضاً صفحہ ۲۲)

آپ نے سائمن کمیشن کی رپورٹ پر نہایت اعتدال پسندانہ تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا :-

"قومی نقطۂ نگاہ سے اس میں بہت سے اچھے اُمور بھی ہیں اور بہت سے بُرے اُمور بھی ہیں

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

فلم انڈسٹری کے اپنے بوئے ہوئے بیج

گزشتہ دنوں مشہور گلوکار گلشن کمار کے قتل سے فلم انڈسٹری کے حلقہ میں عجیب قسم کی بے چینی اور عدم حفاظت کا احساس پیدا ہوا ہے ان کی جانب سے سکیورٹی کیلئے اور آئندہ اس قسم کے واقعات نہ دہرائے جانے کی یقین دہانی کو لے کر حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور حکومت نے ان سے ہر ممکن حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے لیکن اصل سوال یہ ہے کہ پورے ملک میں بالخصوص مہاراشٹر میں آئے دن اس قسم کے تشدد آمیز واقعات کیوں تیزی سے دہرائے جا رہے ہیں اس کے لئے فلم انڈسٹری والوں کو خود اپنے گریبان میں جھانکنا ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ عوام کے دل بہلاوے Inter-tainment کے نام پر جو فلمیں بنائی جا رہی ہیں وہ آہستہ آہستہ اپنی حدود سے تجاوز کرتی چلی جا رہی ہیں۔ اگر آپ تقسیم وطن کے بعد سے لیکر آج تک فلموں کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو صاف نظر آئے گا کہ ہندوستانی فلموں نے امریکن اور یورپین فلموں کی نقل میں ہر دہائی میں پہلے کی نسبت بڑھ کر سیکس اور تشدد کے کھلے پیغام کو عوام کے سامنے رکھا ہے۔ فلموں میں ننگے پن کی انتہا ہو چکی ہے اور اب کوئی بھی شریف گھرانہ کے تمام ممبر اکٹھے بیٹھ کر ان فلموں کو اپنے گھروں میں دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ علاوہ اس بے شرمی کے آج بنائی جانے والی فلموں میں مار دھاڑ اور تشدد کے ایسے خوفناک واقعات ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب ہندوستانی نوجوان دیکھتا ہے کہ آج کے ہیرو کو سب کچھ مار دھاڑ اور تشدد سے ملتا ہے بلکہ بعض مواقع پر اسے قانون کی پاسداری کرنے کی بھی ضرورت نہیں تو وہ بھی اپنی عملی زندگی میں اس چیز کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔

چنانچہ اخباروں میں روزمرہ ایسی سرخیاں نہایت خوبصورتی سے سجائی جاتی ہیں کہ فلاں نوجوان نے فلمی طرز پر اپنے دشمن سے بدلہ لیا دن دہاڑے اپنے بدمعاش دوستوں کی مدد سے سب کے سامنے بلا خوف و خطر پہلے تو اپنے دشمن کو اس کے گھر سے گھسیٹ کر باہر نکالا اور پھر باہر نکال کر گولی مار دی یا بعض دفعہ ایسی خبریں بھی آجاتی ہیں کہ نوجوانوں نے ریلوے میں بالکل فلمی طرز پر ڈکیتی کی یا یہ کہ کوئی نوجوان لڑکی کو اس کے باپ کے سامنے فلمی طرز پر نکال کر لے گیا۔

آخر یہ سب کیا ہے صرف اور صرف اس فلم انڈسٹری کی دین ہے جسے آج ہندوستان کے نوجوانوں نے اپنا آئیڈیل بنا رکھا ہے آج نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ننگے اور نیم برہنہ لباس پر صرف اس لئے فخر کرتے ہیں کہ اُن کے سامنے نیم برہنہ ہیرو اور ہیروئن کو معاشرے میں عزت و قیمت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے آج ہمارے نشریاتی ادارے اور اخبار اپنے پروگراموں اور اخباری کالموں میں فلموں میں کام کرنے والوں کی اس قدر تعریفیں کرتے ہیں کہ اُن کی خاطر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں اور انہیں موجودہ دور کیلئے ایک بہترین ماڈل کی شکل میں پیش کرتے ہیں اور آج کا نوجوان یہ سب کچھ بہت غور سے دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے اور وہ بھی اپنی عملی زندگی کو اس تعریف کی ڈگر پر چلانے کی کوشش کرتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ آپ بالخصوص ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں لڑکیوں کو نیم برہنہ لباس پر فخر کرتا دیکھیں گے اور نوجوان لڑکے تشدد سے زندگی کی ہر بڑی نعمت کو پلک جھپکتے میں حاصل کر لینے کو اپنی بھرپور نوجوانی کا ایک بیش قیمت سرمایہ سمجھتے ہیں۔

فلم انڈسٹری کے ان زہریلے اثرات نے اب نہ صرف فلم انڈسٹری کو بلکہ تمام بھارت کو آج بے شرمی اور تشدد کے خوفناک راستوں کی طرف دھکیل دیا ہے اور یہ راستے دن بدن تاریک تر اور ظلم سے پر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جن سے مختلف قسم کے مافیا کے گروہ بھرپور فائدے اُٹھا رہے ہیں اور اب صرف ایک گلشن کمار نہیں بلکہ مستقبل میں کئی اور گلشن کماروں کو ایسے ہی دلدوز و کربناک واقعات سے گزرنا پڑ سکتا ہے۔

اب بھی وقت ہے کہ سوشل ادارے اور مذہبی تنظیمیں اس بدقسمتی کو محسوس کریں اور اپنے اپنے حلقہ میں نوجوانوں کو سدھارنے اور بے محابا آزادی پر بند باندھنے کی کوشش کریں اور اس میں ماں باپ کا تعاون بے حد ضروری ہے دراصل یہ سب قصور گزشتہ دہائیوں کے ان والدین کا ہے جو اپنے بچوں کے ایسے واقعات کو دیکھتے ہوئے عملاً آنکھیں موند لیتے رہے اور آج جبکہ کل کے بچے والدین بنے ہیں وہ اپنی اولاد کی اس بے حیائی کے طرز عمل کو نہ صرف پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں بلکہ اسے ایک آرٹ سمجھ کر ان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ گویا بے حیائی کے پھیلنے کا انہیں غم نہیں بلکہ خوشی ہے۔

پس ہمیں اپنے پرانے ہندوستانی ورثہ کی طرف اپنی باوقار روایتوں کی طرف لوٹنا ہو گا لیکن ہم اب اپنے مذہبی اور معاشرتی ورثہ سے اس قدر ہٹ گئے ہیں کہ صحیح راستے پر آتے وقت بہت محنت درکار ہو گی اور بہت قربانیاں دینی ہوں گی لیکن اگر ہم نے یہ سب کچھ نہ کیا اور اگر ہم الٹے پاؤں اپنے صحیح راستہ کی طرف نہ لوٹے تو وہ دن دور نہیں جبکہ ہم نہایت بے بس اور مفلوج حالت میں اپنے آپ کو خوفناک درندوں کے چنگل میں پائیں گے اور کچھ کرنے کی طاقت نہ رکھیں گے۔

بعض لوگ اس تعلق میں فوری طور پر حکومت کو یا سنسر بورڈ کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب تک دلوں کی صفائی نہ ہو حکومت کے وضع کردہ قانون یا زبردستی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور دلوں کی صفائی ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کسی مامور کی دردمندانہ نصیحت سے اور وہ مامور آج خدا کی طرف سے قادیان کی بستی میں

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے

میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوئی بچہ ایسا نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۴/جولائی ۱۹۹۷ء بمطابق ۴/وفا ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام، ٹورنٹو (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-
﴿الم. ذالك الكتاب لا ريب فيه . هدى للمتقين الذين يومنون بالغيب و يقيمون الصلوٰة و مما رزقنٰهم ينفقون.﴾ (البقرہ: ۲تا۴)

الحمد للہ، آج اس خطبے کے ساتھ میرا مختصر دورہ کینیڈا اختتام پذیر ہوگا۔ اس عرصے میں مجھے یہاں بھی بہت سے خاندانوں سے ملنے کا موقع ملا اور بالعموم کثرت سے جماعت کو دیکھنے کا موقع ملا اور گزشتہ روز جب میں آٹووا اور مانٹریال کے سفر پہ تھا تو وہاں بھی کثرت سے جماعتوں سے ملاقات ہوئی اور ان کے حالات کو قریب سے دیکھا۔ اس خطبے میں خصوصیت کے ساتھ میں نے عبادت کا مضمون چنا ہے اور اسی لئے میں نے وہ آیات تلاوت کی ہیں جو قرآن کریم کی سورہ بقرہ کی پہلی آیات ہیں۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا تعارف ان الفاظ میں فرماتا ہے ﴿ذالك الكتاب لا ريب فيه﴾ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ یہ کتاب ہے بلکہ "ذالک الکتاب" فرمایا، وہ کتاب ہے۔ حالانکہ بظاہر قرآن کریم ہر پڑھنے والے کے سامنے ہوتا ہے اور عام انسان کا کلام ہوتا تو کہتا یہ کتاب ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس "وہ" میں بہت سے معانی مضمر ہیں۔

ایک تو یہ کہ انسان کو یہ وہم ہے کہ وہ قرآن کریم کو از خود پا سکتا ہے۔ سامنے پڑی ہوئی کھلی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے وہ کتاب ہے یعنی تم سے دور ہے اور تمہارے قریب آسکتی ہے مگر کچھ شرطیں ہیں جو پوری کرنی ہونگی اور پھر "ذالک" میں اشارہ گزشتہ پیش گوئیوں کی طرف بھی ہے کیونکہ تمام انبیاء نے مختلف رنگ میں آنے والے رسول حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ پر نازل ہونے والی عظیم کتاب کی خوشخبری دی تھی "الکتاب" سے مراد وہ کتاب ہے جو ہمیشہ سے جس کا وعدہ دیا گیا ہے اور ہمیشہ سے قومیں اس کا انتظار کر رہی تھیں اور آج وہ ہمارے سامنے ہے۔ "ذالك الكتاب" میں ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ تم سے دور تو ہے لیکن قریب آسکتی ہے۔ "لا ريب فيه" اس بات میں کوئی شک نہیں۔ "لا ريب" کے ساتھ جب "ذالك" کو پڑھیں تو یہ معنی ہوگا کہ وہ کتاب تو ہے مگر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ "هدى للمتقين" یہ ہدایت ہے متقیوں کے لئے۔ اور "لا ريب فيه هدى للمتقين" کا ایک معنی یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے مگر ان متقیوں کے لئے جن کے لئے ہدایت بنتی ہے۔ بغیر تقویٰ کے اس کتاب کو پڑھو گے تو کئی قسم کے شکوک پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر یہ عجیب کتاب ہے جو شک سے پاک ہونے کے باوجود غیر متقیوں کے دلوں میں شک پیدا کرتی ہے اور متقیوں کے دلوں کو شکوک سے پاک کر دیتی ہے۔ پس اس مختصر سے کلام میں جس میں ایک آیت ابھی پوری نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے کتنے مضامین بیان فرما دئے۔

ایک امر بہر حال یقینی اور قطعی ہے کہ جو کچھ بھی ہم نے ہدایت پائی ہے اسی کتاب سے پائی ہے۔ پس سب سے پہلے تو عبادت کے تعلق میں کلام الٰہی کا پڑھنا ایک بنیادی امر ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے بہت کم ایسے خاندان ہیں جن میں روزانہ تلاوت ہوتی ہو۔ شاذ کے طور پر ایسے بچے ملیں گے جو صبح اٹھ کر نماز سے پہلے یا نماز کے بعد کچھ تلاوت کرتے ہوں اور یہ جائزہ فیملی یعنی خاندانوں کی ملاقات کے دوران میں نے لیا اور اکثر بچوں کو اس بات سے بے خبر پایا۔ وہ تربیت کے مسائل جن پر میں گفتگو کرتا رہا ہوں وہ سارے بے حقیقت ہو جاتے ہیں اگر اس بنیادی حقیقت کی طرف توجہ نہ کریں کہ ہماری نسلوں کو اگر سنبھالنا ہے تو قرآن کریم نے سنبھالنا ہے اور قرآن کریم سے دو باتیں لازم ہیں، ہدایت ہے مگر نہیں بھی ہے۔ ہدایت ان لوگوں کے لئے ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے ان کے لئے "ذالک الکتاب" دور کی کتاب رہے گی جو بظاہر ان کے سامنے ہے مگر ان سے دور ہٹی رہے گی۔

تو جب تک یہ کتاب قریب نہ آئے اس دنیا کے مسائل حل نہیں ہو سکتے اور کینیڈا کی جماعتوں کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ بعض باتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کینیڈا میں پہلے سے بہتر ہو رہی ہیں مگر اگر بنیادی مقصد دور ہی رہے تو اس ظاہری ہنگامے کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ یہ ہنگامے رفتہ رفتہ مر جایا کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ اگلی نسلیں ایسی ہوتی ہیں جو خدا کو بھلا دیا کرتی ہیں مگر کلام الٰہی سے محبت ایک ایسی چیز ہے جو نسلوں کو سنبھالے رکھتی ہے۔ پس بچپن ہی سے اس بات پر زور دیں یعنی آپ کے بچوں کے بچپن، آپ تو بڑے ہو چکے آپ نے تو جس طرح بھی خدا نے چاہا یا آپ نے چاہا خدا کے مرضی کے مطابق یا اس کے خلاف زندگی بسر کر لی لیکن اگلی نسلیں آپ کی ذمہ داری ہیں اور آئندہ صدی ان اگلی نسلوں کی ذمہ داری ہوگی پس آج اگر آپ نے ان کو قرآن کریم پر قائم نہ کیا تو باقی ساری باتیں جو اس کے بعد بیان ہوئی ہیں ان میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔

قرآن کریم پر زور دینا اور تلاوت سے اس کا آغاز کرنا بہت ہی اہم ہے۔ مگر تلاوت کے ساتھ ان نسلوں میں، ان قوموں میں جہاں عربی سے بہت ہی ناواقفیت ہے ساتھ ترجمہ پڑھنا ضروری ہے۔ ترجمے کے لئے مختلف نظاموں کے تابع تربیتی انتظامات جاری ہیں مگر بہت کم ہیں۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا اٹھا سکتے ہیں۔ اسلئے جب میں ایسی رپورٹیں دیکھتا ہوں کہ ہم نے فلاں جگہ قرآن کریم کی کلاس جاری کی یا فلاں جگہ قرآن کریم کی کلاس جاری کی تو میں ہمیشہ تعجب سے دیکھتا ہوں کہ اس کلاس میں سارے سال میں بھلا کتنوں نے فائدہ اٹھایا ہوگا اور جو فائدہ اٹھاتے بھی ہیں تو چند دن کے فائدے کے بعد پھر اس فائدے کو زائل کرنے میں باقی وقت صرف کر دیتے ہیں۔ وہی بچے ہیں جن کو آپ نے قرآن کریم سکھانے کی کوشش کی چند دن بعد ان سے پوچھ کے دیکھیں تو جو کچھ سیکھا تھا سب بھلا چکے ہونگے۔ بڑی وجہ اس کی یہ ہے کہ ہماری جو بڑی نسل ہے اس نے قرآن کریم کی طرف پوری توجہ نہیں دی اور اکثر ہم میں بالغ مرد وہ ہیں جو دین سے محبت تو رکھتے ہیں لیکن ان کو یہ سلیقہ سکھایا نہیں گیا کہ قرآن سے محبت کے بغیر دین سے محبت رکھنا کوئی معنے نہیں رکھتا اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔

وقتی طور پر فوائد تو ہیں لیکن ان فوائد کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ان کی دین سے محبت، دین کے لئے وقت نکالنا، دین کے لئے محنت کرنا ان کو گھیر کر قرآن کی طرف لے آئے۔ اگر یہ فائدہ نہ ہو تو وہ کوششیں بے کار ہیں کیونکہ قرآن کریم کا پہلا تعارف "ذالک الکتاب" ہے۔ وہ کتاب جس کی قوم انتظار کر رہی ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے اس کتاب کا انتظار تھا بنی آدم کو اور جب یہ آگئی تو کتنے ہیں جو اس سے پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ رسول شکوہ کرے گا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا۔ پس آپ وہ قوم نہ بنیں جن سے قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو شکوہ ہو کہ اے خدا! میری کہلانے والی، مراد کہلانے کا مضمون اس میں داخل ہے میری کہلانے والی قوم نے اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا، مہجور کی طرح چھوڑ کر چلی گئی۔

پس آج جماعت کینیڈا کی تربیت کی ایک ہی پہچان ہے۔ کیا آپ کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ شکوہ، جائز تو ہو گا شکوہ، مگر آپ دل میں سوچ کے دیکھیں کہ شکوہ آپ پر اطلاق پائے گا کہ نہیں۔ آپ میں سے کتنے ہیں جن کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کر سکتے ہیں کہ اے خدا یہ میری قوم ہے جس نے قرآن کو مہجور کی طرح نہیں چھوڑا۔ پس بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور عبادت کی جان قرآن کریم ہے۔ عبادت سے پہلے بھی قرآن ہے یعنی تہجد کے وقت بھی جتنی توفیق ملے۔ قرآن کریم فرماتا ہے قرآن کی تلاوت کیا کرو اور عبادت کے دوران بھی تلاوت ہے اور عبادت کے بعد بھی تلاوت ہے۔

پس تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے۔ اور تربیت کی کنجی ہے جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی۔ اور یہ وہ پہلو ہے جس کی طرف اکثر مربیان، اکثر صدران، اکثر امراء بالکل غافل ہیں۔ ان کو بڑی بڑی مسجدیں دکھائی دیتی ہیں، ان کو بڑے بڑے اجتماعات نظر آتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ بڑے جوش سے اور ذوق وشوق سے لوگ دور دور کا سفر کر کے آئے اور چند دن ایک جلسے میں شامل ہو گئے لیکن یہ چند دن کا سفر تو وہ سفر نہیں ہے جو سفر آخرت کے لئے ممد ہو سکتا ہے۔ سفر آخرت کے لئے روزانہ کا سفر ضروری ہے اور روزانہ کے سفر میں زادراہ قرآن کریم ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے ایک مومن کی مثال اسی طرح دی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تین سو پچپن دن سوتا ہے اور پھر پانچ دس دن کے لئے جاگتا ہے۔ اور سفر شروع کر دیتا ہے۔ فرمایا مومن کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی روزانہ سفر کر رہا ہو۔ کچھ صبح، کچھ شام کو، کچھ دوسرے وقت میں، دوپہر کو کچھ آرام بھی کر لے مگر سفر روزانہ جاری رہنا چاہئے اور ہر سفر کے لئے قرآن کریم فرماتا ہے زادراہ ہونا چاہئے اور زادراہ تقویٰ بیان فرمایا اور یہی زادراہ ہے جس کو قرآن کریم کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

پس تقویٰ اور قرآن کریم تو روز کے سفر کے قصے ہیں۔ یہ کوئی ایک آدھ دفعہ سال میں سفر کرنے سے تعلق رکھنے والی بات نہیں روزانہ ضرورت ہے۔ روزانہ قرآن کو پڑھنا اور روزانہ تقویٰ کے سہارے جو زادراہ ہے یعنی جس سے قوت ملتی ہے قرآن کریم سے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کرتے چلے جانا ہے۔ یہ وہ بنیادی امر ہے جس کے لئے صرف تنظیموں کے اجتماعات کی ضرورت نہیں، تنظیموں کے اجتماعات ان باتوں میں نئی دلچسپیاں پیدا کر دیا کرتے ہیں مگر سارا سال دلچسپی قائم رکھنے کے لئے ماں باپ کی دلچسپی کی ضرورت ہے اور ماں باپ تب دلچسپی لے سکتے ہیں کہ پہلے اپنی ذات میں دلچسپی لیں۔ دنیا کے کسی حصے میں پہنچے ہوں ایک دفعہ انہیں عزم کرنا ہو گا کہ ہم نے خدا کی طرف سفر کا آغاز کرنا ہے اور یہ سفر قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔ اور قرآن کا سفر زادراہ چاہتا ہے۔ یعنی رستے کا سامان جو ہر مسافر ساتھ باندھ لیا کرتا ہے۔ جب بھی لوگ سفر پہ چلتے ہیں تو سوائے اس کے کہ رستے کے کچھ کھانے پینے کے ہوٹل ایسے ہوں جہاں سے چیزیں خریدنی ہوں مگر عموماً اپنے ساتھ کچھ نہ کچھ باندھ لیا کرتے ہیں اور تقویٰ ہے جس کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔

پس فرمایا ﴿ذالک الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین﴾ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ شک سے بالا کتاب ہے مگر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ہدایت صرف متقیوں کے لئے ہے، جو تقویٰ سے آراستہ ہوں گے ان کے لئے ہدایت کا سامان پیدا کرے گی۔ پس قرآن کا تقویٰ سے مطالعہ یہ دو چیزیں اکٹھی کر دی گئی ہیں بعض اوقات لوگ سال ہا سال تلاوت قرآن کرتے ہیں مگر اس طرح جیسے طوطا رٹی ہوئی باتیں دہراتا ہے۔ اس سے زیادہ ان کو کوئی سمجھ نہیں آتی اور یہ تقویٰ سے عاری سفر ہے۔ سفر تو ہے مگر بھوکے ننگے کا سفر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ قرآن کے تعلق میں یہ بات یاد دلاتا ہے کہ قرآن کریم میں کچھ چیزوں سے بچنے کا حکم ہے، کچھ رستوں کو اختیار کرنے کا حکم ہے اور بنیادی معنوں میں تقویٰ کا یہی معنی ہے کہ پتہ ہو کہ کہاں سے بچنا ہے اور کس رستے پر قدم بڑھانے ہیں۔

تقویٰ کے نتیجے میں انسان قرآن کریم پر جب غور کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معانی عطا ہوتے ہیں چنانچہ اسی مضمون کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا "لا یمسه الا المطهرون" کہ ہاتھ تو بظاہر لوگ لگاتے ہیں لیکن سوائے ان کے جن کو خدا پاک کرے کوئی اس کتاب کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ تو دیکھو دونوں مضمون ایک ہی ہیں اور مختلف رنگ میں ایک ہی بات آپ کو سمجھائی گئی ہے کہ **قرآن کریم کے ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہئے کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ شرعی عذر ہو جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے۔**

تمام بچوں کو اس راہ پر ڈالیں۔ دیکھیں جب سکول کے لئے وہ چلتے ہیں تو آپ کتنی محنت ان پر کرتے ہیں۔ مائیں دوڑتی پھرتی ہیں ناشتہ کراؤ، منہ ہاتھ دھلاؤ، بستے ٹھیک کرو اور قرآن کریم کی طرف محنت نہیں ہے۔ یہ ایک دن کا سفر ان کا سکول کی طرف ایسا ہے جس کے لئے آپ کی ساری توجہ مبذول ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کا سفر جس میں آئندہ سفر کی تیاری کرنی ہے یعنی مرنے کے بعد اس کی طرف توجہ نہیں ہے۔ مسجدیں بنانا اچھی چیز ہے مگر مسجدوں کے لئے نمازی بنانا ضروری ہے۔ اگر مسجدیں بنائیں گے اور نمازی نہیں بنائیں گے تو اس کا کیا فائدہ۔ میرے علم میں یہاں ایسی مساجد ہیں جہاں دو نمازیں ہوتی ہیں۔ پانچ ہونی چاہئیں دو کیوں ہوتی ہیں۔ ان مسجدوں کا اس کے سوا پھر کیا فائدہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے کہ ہم نے، جماعت احمدیہ نے ایک بڑی مسجد بنائی ہے دکھانے کے لئے ایک عمارت کا حسن ہے اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔

اس لئے میں نے امیر صاحب کو رستے میں بھی بار بار تاکید کی، پھر تاکید کرتا ہوں اور آپ سب کو تاکید کر رہا ہوں کہ مسجدوں کی بڑائی کی طرف، ان کی ظاہری عظمتوں کی طرف، ان کے ظاہری حسن کی طرف اگر توجہ اس لئے دی جائے کہ نمازی تو آتے ہیں مزید یہ بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، پھر کوئی نقصان نہیں۔ لیکن اگر مسجدوں میں نمازی نہ ہوں تو ہزار ان کو آراستہ کر دیں ان مساجد کا کوئی فائدہ نہیں اور پھر ایسی مسجدیں بڑے اجتماعات کے کام تو آسکتی ہیں جیسے یہ مسجد آتی ہے مگر روزمرہ ہمارے مختلف جگہ پھیلے ہوئے نمازیوں کے کسی کام نہیں آسکتیں۔ اس وجہ سے میں نے ہدایت کی ہے کہ آپ سب کو آج تاکید کر رہا ہوں کہ اگر اس ہدایت پر عمل نہ ہو تو آپ عمل کروائیں، نگران ہوں اس بات کے کہ اس ہدایت پر لازماً عمل ہوتا ہے۔

جہاں جہاں چند احمدی ہیں یعنی دو چار، دس گھر احمدیوں کے ہیں ان کے پاس کوئی چھوٹی سی جگہ بھی اگر خرید لی جائے اور وہاں ایک جھونپڑا بھی بن جائے تو یہ وہ مسجد ہے جسے خدا پیار سے دیکھے گا کیونکہ یہ مسجد روزانہ آباد ہو گی، روزانہ اردگرد کے گھر وہاں جایا کریں گے۔ اور چار مسجدیں جو بہت عظیم الشان ہوں سارے ملک میں شور پڑ جائے کہ جماعت احمدیہ نے اتنی بڑی مساجد بنائی ہیں مگر گنتی کے دو چار نمازی جاتے ہوں ان مسجدوں کو خدا کیسے پیار سے دیکھ سکتا ہے کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ اور ایسے لوگوں کی تربیت کی کوئی ضمانت نہیں ہے جن کا دل مسجدوں میں نہیں اٹکتا۔ پس لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اذانوں کی آوازوں کی حد تک جتنے احمدی موجود ہیں کہیں وہاں ایک مسجد کی طرف توجہ دیں۔ اس سلسلے میں کچھ میں نے انتظامی مسائل حل کرنے کے لئے امیر صاحب کو متوجہ کر دیا ہے لیکن آپ اپنی اپنی جگہ اگر اس شعور کو بیدار کریں گے اور احساس کریں گے تو اللہ تعالیٰ توفیق دے دے گا۔

مسجدوں کے سفر میں اللہ تعالیٰ ہمیشہ غیر معمولی نصرت فرمایا کرتا ہے۔ چند گھروں کو اگر یہ توجہ ہو کہ ہم نے اپنے درمیان ایک مسجد بنانی ہے تو اللہ کے فضل کے ساتھ ان کو توفیق مل ہی جایا کرتی ہے۔ مگر یاد رکھیں کہ اب اس بات کو بھلا دیں کہ گھروں کو مسجدیں بنایا جائے یعنی وہاں لوگوں کو بلایا جائے اور یہی کافی ہو یہ ہرگز کافی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں گھروں کی مسجد تو گھر والوں کے لئے ہوا کرتی تھی اور محلے کی مسجد الگ بنتی تھی جہاں ہر آدمی جب چاہے جا سکے۔ یہ جو فرق ہے اس کو لوگ ملحوظ نہیں رکھتے۔ نماز کو قائم رکھنے کی خاطر اس خیال سے کہ عبادت جاری رہے اس قسم کی ہدایتیں میں دیتا رہا ہوں کہ اور کچھ نہیں تو بعض گھروں کے کمروں کو مسجد بنالو لیکن وہ کمرے مسجد کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے کیونکہ مسجد کے تقاضوں میں یہ بات داخل ہے جب چاہے خدا کا بندہ ان میں داخل ہو جائے اور اپنے رب کو پکارے اب کسی کے گھر کوئی کیسے وقت بے وقت پہنچ سکتا ہے۔

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

بعض لوگوں کو آدھی رات کو دل میں غیر معمولی جذبہ اٹھتا ہے کہ چلو مسجد جا کے آج رات مسجد میں گزاریں گے۔ کون ہے جو اپنے گھر کو اس طرح لوگوں کے لئے کھلا چھوڑ سکتا ہے اور کون ہے جو جانا پسند کرے گا کیونکہ اللہ کے گھر تو کوئی پابندی نہیں، ہر ایک کے لئے برابر ہے۔ پس اس پہلو سے **ایسی آبادیوں میں جہاں آٹھ دس پندرہ احمدیوں کے گھر ہوں وہاں ضرور کچھ نہ کچھ مسجد کا کام کریں اور ابتداء اس کی زمینیں لینے سے ہو سکتی ہے**۔ بہت بڑی زمینوں کی ضرورت نہیں جتنی توفیق ہے لے لیں۔ اور مسجد کے تعلق میں یاد رکھیں کہ خدا پھر خود توفیق بڑھایا کرتا ہے۔ ایک دفعہ شروع کر دیں پھر آگے اس کو انجام تک پہنچانا یہ اللہ کا کام ہے مگر **ہر مسجد کو نمازیوں سے بھرنا چاہئے ہر مسجد میں پانچ وقت نماز ہونی چاہئے۔**

اگر سارے مرد کام پر چلے جائیں تو عورتیں بھی جا کے مسجد کو آباد کر سکتی ہیں۔ عورتوں کا مسجد میں جانا منع نہیں ہے۔ ان پر فرض عائد نہیں کیا گیا کیونکہ انہوں نے دوسرے کام کرنے ہیں مگر بسا اوقات جنگوں کے زمانوں میں، جہاد کے وقت جب مرد کوئی کام نہ کر سکیں تو عورتوں کو بلایا جاتا ہے تو مسجدوں کو آباد کرنا ہے اگر مرد کسی وجہ سے، مجبوری کی وجہ سے نہ کر سکیں تو عورتیں جائیں اور مسجدوں کو آباد کریں۔ لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ جب غیر آتا ہے تو پھر عورت کے لئے باپردہ ہونا ضروری ہے۔ پس اس پہلو سے یہ احتیاط لازم ہے کہ اگر عورتوں کو مسجد میں جانا پڑے تو الگ ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں غیر مردوں کا آنا جانا نہ ہو اور اس کے لئے ہم نے مساجد میں پردے لٹکانے کا انتظام کیا ہوا ہے، کم سے کم مسجد تو آباد ہو جائے گی۔ لیکن پردے میں خواتین جا کے نماز پڑھیں اگر کوئی مرد اتفاقاً آجاتا ہے تو وہ دوسری کھلی جگہ جا سکتا ہے تو مسئلے کو اگر مسئلہ سمجھا جائے تو اسے سلجھانے کے کئی رستے نکل آیا کرتے ہیں لیکن ایک مسئلہ بنے ہی نہ، سوال ہی نہ اٹھے تو اسے حل کیسے کریں گے۔

پس قرآن کریم کی اس ہدایت کی طرف توجہ دیں کہ **قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے اور تقویٰ کے بغیر قرآن کریم کے مقاصد حل نہیں ہو سکتے اور تقویٰ کا بہت گہرا تعلق مسجد سے ہے، اتنا گہرا کہ مسجد کے بغیر انسان کو تقویٰ آتا نہیں اور متقی کے بغیر مسجد کو زینت نہیں ملتی۔** قرآن کریم نے اس مضمون کو بہت کھول کے بیان فرمایا ہے کہ مسجدوں میں جاؤ تو اپنی زینت یعنی تقویٰ کو ساتھ لے کے جاؤ اگر بغیر زینت کے جاؤ گے تو مسجد ویران دکھائی دے گی جہاں بظاہر متقی ہونگے، بظاہر نمازی ہونگے مگر حقیقت میں اللہ کے نزدیک وہ مسجد ویران ہو گی۔ یہ جو ویرانی کا آبادی کے ساتھ ایک تعلق ہے اس تعلق کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے آخری زمانے کی مساجد کے ذکر میں بیان فرمایا۔

فرمایا "مساجدهم عامرة و هي خراب من الهدى" پس میں جو کہتا ہوں کہ مسجدیں آباد ہو کر بھی ویران ہو سکتی ہیں یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہی کا عرفان ہے جو آپؐ کی زبان سے ہم تک پہنچا ہے، فرمایا وہ ایسے لوگ ہونگے کہ ان کی مسجدیں آباد تو ہونگی مگر ویران ہونگی۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے جہاں یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ مسجد کی رونق اپنے ساتھ لے کر جایا کرو "خذوا زينتكم عند كل مسجد" ہر مسجد میں جہاں بھی جاؤ اپنی زینت ساتھ لے کر جاؤ اور زینت کیا ہے؟ تقویٰ۔ قرآن کریم نے زینت کو ہی تقویٰ قرار دیا ہے پس ہر شخص کا متقی ہونا ضروری ہے ورنہ مساجد کو آباد نہیں کر سکتا۔ اور اگر متقی مساجد کو آباد کرے گا تو ان مساجد میں اتنی برکت پڑے گی کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ چھوٹی مساجد کو اللہ تعالیٰ وسیع تر کرتا چلا جائے گا کیونکہ ہر مسجد کا لازماً آباد رکھنا ضروری ہے۔ اسی آیت کا اگلا حصہ بیان فرماتا ہے "هدى للمتقين الذين يومنون بالغيب" کہ یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں یعنی لوگوں کا خیال ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ فی الحقیقت بہت کثرت سے ایسے لوگ ہیں جو غیب پر ایمان نہیں لاتے۔ جب تک غیب دور ہٹا ہوا ہے ان سے کوئی تقاضے نہیں کرتا وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ جہاں اپنی ذات کا تقاضا غیب سے ٹکرائے وہاں غیب کو چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی ذات کو ترجیح دے دیتے ہیں۔

غیب پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ جو نظر نہیں آرہا، ایک معنیٰ یہ ہے کہ بہت سے معانی ہیں، مگر ایک یہ معنی ہے کہ اللہ جو دکھائی نہیں دے رہا اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ دکھائی دینے والی چیزوں پر اس غیب کو ترجیح دیتے ہیں اور جو نظر آرہا ہے اس پر جو نظر نہیں آرہا اس کو فوقیت دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لانے والے ہیں اور ان کے لئے "ذالك الكتاب" کا ہونا شرط ہے وہ کتاب جس میں شک کوئی نہیں۔ پس قرآن کریم جو شک دور کرتا ہے وہی شک ہیں جو خدا کی ذات سے دور کئے جاتے ہیں اور غیب پر ایمان کے لئے ان شکوک کا دور ہونا لازم ہے اور اس کی چابی خدا تعالیٰ نے قرآن میں رکھ دی ہے۔ پس یہ آیت مسلسل ایک مضمون کو آگے بڑھا رہی ہے۔

وہ لوگ جو کلام الٰہی سے فائدہ اٹھاتے ہیں کچھ عرصے کے بعد قرآن کریم ان کو شک سے پاک دکھائی دینے لگتا ہے تو جو وہ محنت کرتے ہیں تقویٰ کے ساتھ جہاں لوگوں کے لئے شک ہے وہاں ان کے لئے شک دور ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ سب اندھیروں کو قرآن کریم اجالوں میں بدلنے لگتا ہے۔ ایسے مقام پر پھر خدا ایک حقیقت دکھائی دیتا ہے وہ غیب نہیں رہتا۔ اس کے متعلق سارے شکوک قرآن کریم باطل فرما دیتا ہے اور جب وہ خدا کو غیب ہوتے ہوئے یعنی اس کے دکھائی نہ دینے کے باوجو، اس کے سنائی نہ دینے کے باوجود، اس کے محسوس نہ ہونے کے باوجود اپنے حاضر پر ترجیح دیتے ہیں ان کا غیب ان پر قبضہ کر لیتا ہے۔ ایسے لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا "ويقيمون الصلوٰة" یہ ہیں جن کی نمازیں سچی نمازیں ہیں اور پھر ان کو "يقيمون الصلوٰة" کہہ کر فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا حق ادا کرتے ہیں۔

سفر نماز ہی سے شروع ہوا کرتا ہے لیکن اس نماز کو جو روزمرہ اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں یا مسجدوں میں بغیر خاص توجہ کے پڑھ لیتے ہیں ان کو قرآن کریم "اقامة الصلوٰة" نہیں فرماتا وہ مصلین ہیں جن کی مختلف حالتیں ہیں۔ بعض نماز ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ ان کو برکت ملتی ہے، رفتہ رفتہ ان کی نمازوں میں ترقی ہوتی ہے لیکن کچھ ایسے ہیں کہ جن کے متعلق فرمایا کہ نمازی تو ہیں مگر اللہ کی لعنت ہو ان پر۔ پس ایسے نمازی بننا جن پر خدا لعنت ڈالتا ہے یہ کس حساب میں لکھا جائے گا۔ زندگی کا کیا مقصد ہے جو اس سے پورا ہو گا۔ فرمایا "فويل للمصلين الذين هم عن صلوتهم ساهون" ہلاکت ہو، لعنت ہو ایسے نمازیوں پر جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ پس نماز اکیلے بھی ہو سکتی ہے اس کو قیام نماز بھی کہیں مگر وہ نماز جس میں قیام کی کوشش کی جاتی ہے وہ نماز بالآخر ایسے مقام تک پہنچ جاتی ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے "يقيمون الصلوٰة" کہ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔

اب نماز کے قیام کے لئے مسجدیں، جیسا کہ میں نے بیان کیا ضروری ہیں لیکن اور بہت سے ایسے کام ہیں جن کی طرف ہمیں متوجہ ہونا ہے اور متوجہ کرنا ہے۔ اکثر لوگوں کو میں نے دیکھا ہے جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو شاذ کی نمازیں ایسی ہیں جو مرکزی جلسوں یا خاص ماحول میں ادا کی جائیں۔ ان میں ان کے دلوں پر کچھ خضوع بھی آجاتا ہے، جذبہ بھی پیدا ہو جاتا ہے لیکن اکثر نمازیں اس طرح پڑھتے ہیں کہ نماز سے جتنی جلدی ممکن ہو پیچھا چھڑا لیا جائے اور فرض پورا کر لیا جائے اور توجہ دوسری طرف ہوتی ہے۔ یہ وہ مصلین ہیں "هم عن صلوتهم ساهون" جن کے متعلق فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ وہ نماز سے غافل ہیں۔ بسا اوقات ساری نماز گزر جائے گی اور حاصل کچھ بھی نہیں ہو گا۔ یہ وہ نمازی ہیں جو مسجدوں میں جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کو مسجدیں ویران رہتی ہیں ان مسجدوں میں کوئی بھی برکت نہیں پڑتی۔ یہ وہ بنیادی کام ہیں جن کے بغیر ہم دنیا میں کوئی انقلاب برپا نہیں کر سکتے۔ تبلیغ کا جو جوش ہے، مالی قربانی جس کا بعد میں ذکر آیا اس میں بھی جوش ہے۔ چنانچہ فرمایا "يقيمون الصلوٰة و مما رزقنٰهم ينفقون" جو کچھ ہم ان کو دیتے ہیں اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے خرچ کر دیا یہ بہت کافی ہو گیا۔ اور کئی ایسے احمدیوں کی مثالیں مجھے دی گئی ہیں جو چندے ادا کر دیتے ہیں مگر نمازوں سے غافل ہیں۔ چندے ادا کر دیتے ہیں مگر دینی امور میں دلچسپی نہیں ہے مگر قرآن کریم نے یہاں مال کا ذکر نہیں فرمایا اور اکثر لوگ یہ بھول جاتے ہیں مال کی شرط کو نماز کے بعد رکھا ہے مگر مال کے طور پر نہیں۔ فرمایا "و مما رزقنٰهم ينفقون" ہم نے ان کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پس یہ خیال اگر کسی کے دل میں ہو کہ چندے دے دئے ہیں جو ظاہری مال ہے اور خدا ہی عطا فرماتا ہے اس میں سے کچھ دے دیا تو اس آیت کا حق ادا کر دیا۔ اس آیت کا حق تب ادا ہو گا کہ غیب پر حقیقی ایمان ہو۔ پس نماز پر پوری طرح قائم ہوں اور پھر جو کچھ خدا آپ کو دیتا ہے اس میں آپ کی عقل ہے، آپ کی مہارت ہے، آپ کی اولاد ہے، آپ کے اثاثے ہیں، آپ کی دیگر ذہنی اور قلبی صلاحیتیں ہیں یہ تمام تر خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ کس پر خرچ کرتے ہیں یعنی ایسے خدا کے مومن بندے جن کی شرائط یہ ہیں کہ قرآن کریم کو تقویٰ کے ساتھ پڑھتے ہیں یہاں تک کہ قرآن کریم ان کو ہدایت دینے لگتا ہے تو قرآن ان کی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔ تو پھر ان کو غیب پر سچا ایمان آتا ہے یعنی اللہ پر جو دکھائی نہیں دیتا اور خدا سے تعلق رکھنے والے جتنے غیب ہیں وہ سارے اسی ایک لفظ غیب میں شامل ہیں، حقیقی ایمان لے آتے ہیں۔

جب غیب پر حقیقی ایمان لے آتے ہیں تو پھر ان کی نمازیں قائم ہوتی ہیں اس کے بغیر ان کی نمازیں قائم نہیں ہو سکتیں۔ اور جب نمازیں قائم کرتے ہیں تو آخری بات یہ بیان فرمائی "ومما رزقنٰهم ينفقون" پھر جو کچھ ہم ان کو دیتے ہیں وہ اس میں سے لازماً خرچ کرتے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان کی وہ صلاحیتیں عطا

ہوئی ہوں اور وہ خرچ نہ کریں۔ ان کی صلاحیتوں میں سے انسان کی توجہات ہیں اور انسان کو خدا تعالیٰ نے جو بھی نعمتیں جس رنگ میں عطا فرمائی ہیں رشتے ہیں، اموال ہیں، ذہنی اور قلبی طاقتیں ہیں یہ سب کچھ "مما رزقنٰھم" میں داخل ہیں، اس کو خرچ کرتے ہیں۔ خرچ کرنے میں یہ بیان نہیں فرمایا کہ کس پر خرچ کرتے ہیں اس لئے اس مضمون کو کھلا چھوڑ کر اس آیت میں بے انتہا معانی داخل فرمادئے ہیں۔

سب سے پہلی چیز وہ اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے ایک دوسری جگہ اس مضمون کو کھولا ہے کہ تم اپنے نفس کے لئے خیر خرچ کرو یعنی ایسا خرچ کرو جس کا تمہارے نفسوں کو فائدہ پہنچے۔ پس اپنے لئے بھی خرچ کرنا خدا کی خاطر خرچ کرنا ہے، اگر ان شرائط کو پورا کریں۔ پس اپنی سب چیزوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یعنی اپنے قدم خدا کی طرف بڑھانے کے لئے اپنے اوپر اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ وہ ممد اور مددگار ہو جائیں۔ اب "مما رزقنٰھم" میں وہ لوگ داخل ہیں جن کے پاس کاریں ہیں، وہ دور کے سفر کر کے نمازوں کے لئے پہنچ جاتے ہیں تو "مما رزقنٰھم" میں ان کی کاریں، ان کی سہولتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے بچوں پر وقت خرچ کر کے محنت کرتے ہیں اور ان کو خدا والا بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ بھی "مما رزقنٰھم" میں آجاتے ہیں۔

تو اموال کو سردست ایک طرف رکھیں یہ دیکھیں کہ آپ نے اپنے لئے اور اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اپنی صلاحیتوں سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر آپ وہ طاقتیں جو خدا نے آپ کو عطا کی ہیں ان کو اپنے اوپر اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ خدا کے قریب تر ہو سکیں تو اپنے اوپر خرچ ہو یا اپنی اولاد پر خرچ ہو یہ سب خدا ہی کی خاطر خرچ ہے اور غریبوں کی باری اور اموال کو جماعت کو پیش کرنے کی باری بعد میں آتی ہے۔ اگر یہ پہلے خرچ نہ ہوں تو دوسرے خرچ ضائع ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ خدا کے حضور تحفے ہیں ان میں نیکی ہونا لازم ہے "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے، ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک جن چیزوں سے محبت ہے ان کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

اب دیکھیں محبت کے تقاضے انسان کو اپنی ساری زندگی میں ہر طرف پھیلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ماں کو بچے سے محبت ہے اس میں کوئی شک نہیں مگر اگر اللہ کی محبت غالب ہو تو بچے کو خدا والا بنانے پر اس کی زیادہ توجہ ہوگی۔ اپنی طاقت کو پہلے اس بات پر خرچ کرے گی کہ میرا بچہ خدا والا بنے اور سکول والا بعد میں بنے گا خدا والا پہلے بنے گا۔ جو خدا والا بچہ ہے وہ جہاں بھی جائے اللہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ **ایک ایسی سوسائٹی میں جہاں ہر طرف شیطان کی آوازیں آپ کو بلا رہی ہیں اگر آپ کے بچوں کو نمازوں کی عادت نہیں ہے تو وہ بچے نہ آپ کے کام آسکیں گے نہ اپنے نہ آئندہ نسلوں کے کام آسکیں گے۔** کیونکہ انہوں نے لازماً رفتہ رفتہ بھٹکتے بھٹکتے دور چلے جانا ہے۔

پس نمازوں کے قیام میں یہ ساری باتیں اپنے پیش نظر رکھیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے نمازوں کی عادت ڈالنا، پھر نمازوں کو کسی چیز سے بھرنا یہ دو باتیں ہیں جو ایک لامتناہی سفر ہے۔ **ایسا وقت آنا چاہئے اور جلد آنا چاہئے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگلی صدی سے پہلے پہلے آنا چاہئے کہ آپ میں سے ہر ایک کے خاندان میں ہر شخص نمازی ہو جائے** اور یہ سفر وہ ہے جس کے متعلق میں نے شروع میں کہا تھا کہ نظام جماعت مستقلاً اس کو جاری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نظام جماعت کا ایسے ملک میں جہاں آپ ہزار ہا میل پہ پھیلے پڑے ہیں، جہاں بسا اوقات ایک گھر کا دوسرے سے رابطہ کرنے کے لئے بھی سو سو دو سو چار چار سو میل کا سفر کرنا پڑتا ہے، بعض دفعہ ہزار میل کا سفر کرنا پڑتا ہے وہاں نظام جماعت میں طاقت ہی نہیں کہ وہ سب تک پہنچ سکے۔ مگر نظام قرآن میں یہ طاقت ہے اور قرآن کریم نے شروع ہی میں آپ کو یہ سادہ طریق سمجھا دیا ہے۔ ہر گھر والے کا فرض ہے کہ وہ قرآن کی طرف توجہ دے، قرآن کے معانی کی طرف توجہ دے، ایک بھی گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کے پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآن کریم کو پھر مضامین سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہو اس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔

ایسے بچوں کے دل میں پھر سوال بھی اٹھتے ہیں اور وہ سوالات بسا اوقات مجھے اس وقت نظر آتے ہیں جب کسی مجلس سوال و جواب میں بیٹھا ہوں تو مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ بعض بچے ایسے ضرور ہیں جو قرآن پڑھ رہے ہیں اور قرآن پڑھنے کے بعد پھر ان کے دل میں سوال اٹھتے ہیں۔ ان سوالات کے حل کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ تم اولوالعلم کے پاس جایا کرو اور اولوالعلم وہ لوگ ہیں جو آپ کی جماعتوں میں موجود ہیں۔ اس کے لئے سال یا دو سال میں کسی ایک مجلس کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ مربی ہیں، دوسرے بزرگ ہیں جن کو قرآن کریم سے محبت ہے۔ کچھ ایسے ہیں جنہوں نے کثرت سے تفاسیر پڑھی ہوئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہر جماعت میں ایسے ایک دو انسان ضرور ہونگے جن کو دینی علم بڑھانے کا شوق ہے، ان کے پاس جانا چاہئے، ان سے پوچھنا چاہئے اور روز بروز اپنے مسائل حل کرنے چاہئیں۔

اور اس سے بڑھ کر دوسرا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں اور اللہ تعالیٰ سے التجا کریں کہ وہ آپ کو سمجھادے۔ بچپن سے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ وہ چیز ہے جس کی طرف توجہ دلائی ہے اور مجھے کبھی علماء کے پاس نہیں جانا پڑا۔ جب بھی سوال اٹھتا تھا ایک بات لازماً میری مددگار ہوتی تھی۔ "یومنون بالغیب" یہ کامل ایمان تھا کہ اس سوال کا جواب موجود ہے میرے لئے غیب ہے مگر میں ایمان رکھتا ہوں۔ اس غیب پر ایمان رکھتا ہوں جس پر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مومن بندے ضرور ایمان رکھتے ہیں اور اس ایمان کے نتیجے میں وہ غیب جو لوگوں کے لئے غیب رہتا ہے آپ کی دعا کے ذریعے آپ کے قریب آجاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ خدا سے دعا مانگیں کہ مجھے اس مضمون کی سمجھ نہیں آرہی ایمان ضرور ہے کہ تو سچا ہے ایمان ہے کہ اس میں شک کوئی نہیں تو آپ حیران ہونگے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آپ کی سوچوں میں برکت ڈالے گا اور اپنے فضل کے ساتھ آپ کے مسائل حل کرے گا۔

اس مضمون کو میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا اس میں ایک خطرہ بھی ہے اور اس راہ کے خطروں سے آپ کو آگاہ کرنا لازم ہے۔ بعض لوگ جو یہ سفر کرتے ہیں تو اپنے حاصل کردہ مطالب کو پھر وہ اپنی اہمیت دیتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں سب کچھ مل گیا ہے اور وہ اپنی بڑائی بتانے کی خاطر بعض دفعہ مجالس میں سوال کرتے ہیں اس مسئلے کا حل بتاؤ اور وہ سمجھتے ہیں ہمارے سوا کسی کو نہیں پتہ چلے گا۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ان کا حل غلط ہوتا ہے کیونکہ سفر کے آغاز سے پہلے نیت کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ اللہ خدا سے سوال کریں اللہ کی خاطر اور انکسار کے ساتھ اور تقویٰ کا ایک معنی انکسار بھی ہے۔ جتنا بڑا متقی آپ دیکھیں گے اتنا ہی زیادہ وہ منکسر ہوگا۔ وہ اپنے نفس کو اتنا ہی خدا کے حضور جھکائے گا۔ وہ جب سوال کرتے ہیں تو لازماً اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دیتا ہے کیونکہ جن کے دل میں انانیت ہو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے خود سیکھ لیا ہے اور یہی سب کچھ ہے اور یہ نہیں معلوم کرتے کہ قرآن کریم کی دوسری آیات مضمون سے ٹکرا رہی ہیں اور قرآن کی ہر آیت، دوسری آیت کو تقویت دینے والی ہے نہ کہ اس میں شک پیدا کرنے والی۔

پس جو بھی ماحصل ایسے لوگوں کا ہوگا جس میں قرآن کریم سے شک دور ہونے کی بجائے شک پیدا ہوگا ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہیں کہ جن کو "لاریب فیہ ھدی للمتقین" کے مضمون

لولاک لما خلقت الافلاک

ترجمہ - (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب

محتاج دُعا - جماعت احمدیہ اتر پردیش

☎ 543105
STAR CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان - ☎ 649-04524

کی سمجھ نہیں آئی۔ غیب تو کوئی نہیں ہے مگر متقی ہونا ضروری ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے جب آپ دعا کر کے قرآن کریم کے مضامین کو سمجھیں یا اس سے التجا کریں کہ وہ آپ کو سمجھائے تو متقی بنیں اور پھر چونکہ اولو العلم کے پاس عام لوگوں کا جانا ضروری ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کا مطالعہ کریں اور ساتھ ساتھ اپنے حاصل کردہ کو پرکھتے رہیں۔ اگر وہ ان کسوٹیوں پر پورا نہ اترے جو اولو العلم کی کسوٹیاں ہیں تو اس کو چھوڑ دیں اور تقویٰ اختیار کریں پھر آپ کے دل کو ہر قسم کے شک سے پاک کیا جائیگا مگر قرآن کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ براہ راست بھی اس سے کچھ چکھیں اور اللہ تعالیٰ کے مضامین لامتناہی ہیں۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایسے غور کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کچھ نکات عطا فرماتا ہے۔ اگر وہ متقی ہوں تو وہ فتنے کا موجب نہیں بنتے۔ اگر وہ متقی نہ ہوں تو وہی نکات تردد اور شک اور فتنوں کا موجب بن جایا کرتے ہیں اور یہ منازل بعد کی منازل ہیں۔ لیکن آغاز میں وہ برتن تو حاصل کریں جن کو بھرنا ہے اور اکثر جگہ برتن موجود نہیں۔ یہ مجھے فکر ہے جو اس سفر کے دوران پہلے سے بہت زیادہ بڑھکر میرے سامنے ابھری ہے۔ بھاری تعداد میں ایسے احمدی گھر ہیں جن کو روزانہ پانچ وقت نمازیں پڑھنے اور بچوں کو پڑھانے کی توفیق نہیں ملتی اور ایسے ہیں جن کو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی اور بچوں کو تلاوت قرآن کریم کروانے کی توفیق نہیں ملتی۔ اب یہ لوگ ہیں جن کے گھروں میں آسمانی دودھ کے نازل ہونے کے لئے برتن ہی موجود نہیں۔ اگر برتن نہیں ہوگا تو بارش کے دوران آپ چلو بھر پانی پی کر پیاس تو بجھا سکتے ہیں مگر جب بارش آ کے گزر جائے اور ہر طرف خشکی ہو تو آپ کے پاس کچھ بھی پیاس بجھانے کے لئے نہیں ہوگا۔

پس نمازوں کا آغاز نمازوں کے برتن قائم کرنے سے ہوتا ہے۔ تلاوت کا آغاز تلاوت کے برتن قائم کرنے سے ہوتا ہے اور برتن سے میری مراد یہ ہے کہ شروع کر دیں تلاوت پھر رفتہ رفتہ علم بڑھائیں اور تلاوت کو معارف سے بھرنے کی کوشش کریں، معارف سے پہلے علم سے بھرنے کی کوشش ضرور کریں۔ اور اگر آپ اس ترتیب کو سامنے رکھیں گے تو وہ جو لغزش میں نے بیان کی تھی اس سے کسی حد تک بچ سکتے ہیں۔ عرفان سے پہلے علم ہونا چاہئے اور بغیر علم کے جو عرفان ہے یہ خیالی عرفان ہے، اکثر ٹھوکروں والا عرفان ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اولو العلم کہہ کر متوجہ فرمایا کہ تم نے کچھ پوچھنا ہے تو اولو العلم سے پوچھا کرو اور آنحضرت ﷺ کے عرفان کا ذکر بعد میں فرمایا ہے علم کا ذکر پہلے فرمایا ہے۔ "یعلمھم الکتاب و الحکمۃ" پہلے کتاب کی تعلیم دیتا ہے حکمت یعنی عرفان کی باتیں بعد میں آتی ہیں۔

تو وہ نوجوان جو بڑے ہوں یا چھوٹے اگر وہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے اس کا علم نہیں رکھتے یعنی ظاہری معانی جو عربی زبان سے حاصل ہو سکتے ہیں اس پر توجہ نہیں کرتے تو ان کو مجلسیں لگا کر عرفان کی باتیں کرنے کا حق ہی کوئی نہیں۔ وہ جاہل ہیں اور لوگوں کو بھی جہالت کی طرف بلانے والے ہیں وقتی طور پر اپنی بڑائیاں دکھاتے ہیں مگر حقیقت میں ان کو قرآن کریم کا علم ہی نہیں ہے۔ تو علم کے حصول کے لئے پھر رفتہ رفتہ ترقی ہوتی ہے بہت سی لغات کی کتب ہیں جن کو دیکھنا پڑتا ہے، بہت سے علماء سے استفادہ کرنا پڑتا ہے تو بنیادی طور پر پہلے علم کو بڑھائیں۔ اور علم کو بڑھائیں گے تو علم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف بھی متوجہ ہونگے کیونکہ یہ وہ باتیں ہیں جن کی طرف آپ کے بچے ابھی توجہ دے نہیں سکتے۔ اس لئے میں آپ کو بعد کی باتیں بھی اشارۃً بتا رہا ہوں لیکن فی الحقیقت زور اس بات پر دے رہا ہوں کہ آغاز کی باتوں کو پکڑ لیں اور آغاز کی باتوں پر قائم ہو جائیں باقی باتیں اللہ سنبھال لے گا۔ اور آغاز کرنے والوں کو خدا تعالیٰ خود انگلی پکڑ کر سفر کے آخر تک پہنچا دیا کرتا ہے اور سفر کے آخر سے مراد یہ ہے کہ موت تک وہ اس سفر میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں اس سفر کا کوئی آخر نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیڈا کو بھی یہ توفیق عطا فرمائے اور باقی دنیا کی جماعتوں کو بھی۔ **میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔** اس کو کہیں تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے۔ اور تلاوت کے وقت کچھ ترجمہ ضرور پڑھو، خالی تلاوت نہیں کرو۔ اور جب یہ آپ کام کر لیں گے تو پھر ارد گرد مساجد بنانے کی کوشش کریں اور ان نمازیوں کو گھروں سے مساجد کی طرف منتقل کریں کیونکہ وہ گھر جس کے بسنے والے خدا کے گھر نہیں بساتے قرآن کریم سے اور آنحضرت ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ایسے گھروں کو ویران کر دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ ان تقاضوں کو پورا کریں۔

اب مساجد کی باتیں ہو رہی ہیں تو ایک ایسی خبر جس سے جماعت کو تکلیف پہنچی ہے اور پہنچے گی جو سنیں گے وہ آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں اور دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ مسجد احمدیہ دوالیال وہ مسجد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے ہی جماعت احمدیہ کے قبضے میں رہی ہے کیونکہ وہ صحابی جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا وہی نمازی تھے جو اس مسجد کے نمازی تھے اور ان کے امام بھی ساتھ ہی احمدی ہو گئے۔ پس پوری کی پوری مسجد اپنے نمازیوں سمیت احمدی ہوئی اور سو سال سے زائد عرصے سے یہ ہمارے پاس چلی آ رہی تھی۔ اس سال شروع میں جنوری میں وہاں کے مولویوں نے شرارت شروع کی اور ایک سول جج کی عدالت میں یہ مقدمہ دائر کیا گیا کہ اس مسجد میں احمدیوں کا داخلہ بند کیا جائے کیونکہ یہ احمدیوں کی مسجد نہیں، جب یہ تعمیر ہوئی تھی تو سو سال پہلے غیر احمدیوں نے تعمیر کی تھی۔

اول تو اتنی احمقانہ بات، اس سول جج کو اتنی سی بات تو دکھائی دینی چاہئے تھی کہ ایک سو سال سے ان کے قبضے میں چلی آ رہی ہے اب ان کو کیا سوجھی ہے۔ اگر مقدمہ کرنا تھا تو اس وقت کرتے لیکن ضیاء الحق کے آرڈیننس سے بھی فائدہ اٹھانا تھا تو اس کو بھی تو مدت گزر چکی آج کون سی نئی بات ہوئی ہے کہ اس مسجد کو احمدیوں سے خالی کروایا جائے۔ اگر آرڈیننس کا عذر ڈھونڈتے ہیں تو آرڈیننس کو آئے ہوئے لمبا عرصہ گزر گیا کسی نے مقدمہ کیا؟ کسی نے کیوں نہیں مقدمہ کیا مگر ملی بھگت ہوئی ہے اور ایسی جاہلانہ شرارت ہے کہ عقل اس شرارت پر لعنت ڈالتی ہے۔ جب مقدمہ ہوا تو جج صاحب نے کچھ ایسی باتیں کہیں جس پر وہاں کی جماعت نے، ہمارے وکلاء وغیرہ نے اس بات پر مجھے اطمینان دلانے کی کوشش کی کہ یہ جج پہلے تو مخالف ہوا کرتے تھے اب کچھ ٹھیک ہو رہے ہیں۔ میں نے اس پر جواباً ان کو لکھا کہ آپ کو ٹھیک دکھائی دے رہے ہیں مجھے ٹھیک نہیں دکھائی دے رہے انہوں نے آخر گڑ بڑ کر جانی ہے کہیں۔ لیکن خوش فہمی کا شکار لوگ اسی طرح رہے کہ ہاں جی اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں۔ اور اچانک ۳۰ / جون کو ان صاحب نے ہمارے خلاف فیصلہ جاری کر دیا اور کہا کہ احمدی مسئول علیھم مسجد میں داخل نہ ہوں اور نمازیں ادا نہ کریں۔ اور اس فیصلے سے چار دن پہلے غیر احمدیوں کی مسجد کے امام نے اس کا یہ فیصلہ لوگوں کو سنا دیا۔ اب جہاں عدالتوں کا یہ حال ہو تقویٰ سے عاری فیصلے ہوں وہ اگر نمازی وہاں جائیں گے بھی تو مسجد کو سوائے اس کے کہ ویران سے ویران تر کر دیں، اپنی ویرانیاں ساتھ لے کر جائیں اور احمدیوں کے خلاء سے جو ویرانی پیدا ہوگی اس کو اور بھی زیادہ ویران بنا دیں گے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر آپ کو، جماعت کو مطلع کرتا ہوں کہ جو کوششیں ہیں جماعت کی طرف سے وہ تو ہونگی مگر احمدیوں کو مسجد سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ یہ یقین رکھیں **ساری دنیا بھی زور لگائے تو احمدیوں کو مسجد سے محروم نہیں کر سکتی کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا نے میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے۔** اب لگالیں زور۔

درخواست دعا

☆ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ناصر آباد اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے۔

☆ مکرم آفتاب احمد صاحب میر یاری پورہ (کشمیر) اپنی اور اہل خانہ کی دینی و دنیوی ترقیات اور صحت و تندرستی کیلئے۔

ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹولین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

GURANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
NIR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

میں نے ان کو کہلا کے بھجوایا ہے کہ گلیوں میں نمازیں پڑھو۔ تم نے دکھاوا تو نہیں کرنا خدا کی خاطر نمازیں پڑھنی ہیں۔ تو گلیوں میں نمازیں پڑھو اور خدا کو پکارو کہ تیرے رسول نے ہمیں بتایا تھا کہ یہ تمہارے لئے مسجد بنادی گئی ہے اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ ان کوششوں میں کیسی برکت ڈالتا ہے احمدیوں سے پہلے بھی جب بھی مسجد چھیننے کی کوشش کی گئی یا چھینی گئی تو خدا نے اس کے بدلے ہمیں سینکڑوں ہزاروں مساجد عطا فرمائیں۔ اب بھی جماعت احمدیہ کینیڈا کو میں مساجد ہی کی طرف متوجہ کر رہا ہوں تو اب دو یا چار مسجدوں کا انتظار نہ کریں جو بہت عظیم الشان دکھائی دیں، انسان کو عظیم الشان دکھائی دیں اور اللہ کی نظر میں ان کی کوئی بھی قیمت نہ ہو۔ **ایسی مسجدیں بناؤ جو چاہے دو دو چار چار کی ہوں چاہے وہ خدا کی نظر میں عظمت رکھتی ہوں کیونکہ وہاں جانے والے تقویٰ کی زینت لے کر جائیں اور اللہ کے پیار کی نظر ان مساجد پر پڑے اور نمازیوں پر پڑے** اس طرف توجہ دیں اور پورا زور لگائیں کہ زیادہ سے زیادہ مساجد سے آپ نے کینیڈا کو آباد کر دینا ہے۔ اور تقویٰ والے نمازی ان مساجد میں جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا ذاتی تجربہ حاصل کریں۔

دور کی نظر سے رحمتیں دیکھنا اور بات ہے۔ بادل کو آپ سو میل دور برستے دیکھیں تو مزہ تو شاید آئے گا لیکن کہاں آپ کے گھر پہ بادل کا برسنا۔ تو ان مساجد پہ خدا کی رحمتیں برستی خود دیکھیں پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجدیں بنانا کیا مقام رکھتا ہے اور ان مساجد کو خدا کی خاطر آباد کرنا کیا مقام رکھتا ہے۔ ایسے لوگوں کے گھر خدا آباد کر دیتا ہے ان کی نسلوں کے گھر آباد کرتا ہے۔ **آپ ایک مسجد خدا کی خاطر بنائیں، خدا اس کے نتیجے میں آپ کے گھروں کو نسلاً بعد نسل آباد کرتا چلا جائے گا۔** پس میں امید رکھتا ہوں کہ تقویٰ کے ساتھ اس قدم کو آگے بڑھائیں گے۔

اور اب آخر پر ایک نماز جنازہ کے متعلق اعلان کرنا ہے میرے عزیز جو میری بیگم آصفہ کے بڑے بھائی تھے مرزا نسیم احمد صاحب ان کی وفات کی پرسوں اطلاع ملی ہے۔ وہ ہمارے بچپن کے کھیلے ہوئے تھے ۴ر اگست ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوئے گویا مجھ سے تقریباً دو سال بڑے تھے لیکن کبھی ہمیں اپنی عمر کا تفاوت معلوم نہیں ہوا اور ہمیشہ ایک ہم عمر کی طرح بچپن میں بے تکلف دوست کے طور پر بڑھے۔ ان کے متعلق میں پہلے تو یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ جن کو الہام کے مطابق حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق ملی اور اس لحاظ سے حضرت مصلح موعود تین کو چار کرنے والے بنے یعنی تین بیٹے روحانی طور پر تھے اور چوتھا اس میں داخل ہونا تھا۔ پس حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کو اس الہام کو پورا کرنے کی توفیق ملی۔ اور آپ کے بیٹے مرزا رشید احمد صاحب کی شادی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی عزیزہ امتہ السلام سے ہوئی تھی۔ ان کے بچوں میں بڑی قدسیہ بیگم تھیں جو ایک حادثے میں فوت ہو چکی ہیں، بہت پہلے فوت ہو گئی تھیں اور اب سب بچوں میں مرزا نسیم احمد صاحب سب سے بڑے تھے۔ ان کی شادی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی شاہدہ بیگم سے ہوئی۔ اس طرح ہمارے خاندان میں رشتے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر جو نہ جاننے والوں کے لئے الجھن کا موجب بن جاتے ہیں، ہمارے لئے جو جانتے ہیں محبتیں بڑھانے کا موجب بن جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب آجاتے ہیں۔ ذکر خیر میں کچھ نہ کچھ ایسا ذکر چاہئے جس میں نماز جنازہ کے وقت توجہ ہو اور انسان دل ڈال کر دعا کر سکے۔

مرزا نسیم احمد صاحب میں بعض خوبیاں تھیں جو ان کو منفرد کرتی تھیں اور میں پوری سمجھ کے ساتھ، غور کے بعد یہ میں لفظ کہہ رہا ہوں کہ آپ ایک منفرد انسان تھے۔ آپ کی ساری عادتوں میں انفرادیت پائی جاتی تھی۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ کبھی کسی کی برائی نہیں کی۔ ساری عمر میں نے غور کر کے دیکھا ہے کسی نے دکھ بھی دیا ہے تو برداشت کیا ہے۔ کبھی بھی دل نہیں دکھایا کسی کا اور ایسے انسان یقیناً اللہ کو پیارے ہوا کرتے ہیں۔ بہت مواقع پر میں نے بڑے غور سے دیکھا کبھی بہنوں کی طرف سے، کبھی دوسروں کی طرف سے، بھائیوں کی طرف سے، عزیزوں کی طرف سے ایسی باتیں ہو جاتی تھیں جس کے نتیجے میں ان کو دکھ تو لازماً پہنچتا ہوگا لیکن جواباً کبھی ایک حرف نہیں کہا اور جب بھی بات کی شگفتہ کی اور اس پہلو سے بھی ان کی انفرادیت ہے جس میں میں نے ان کا کوئی شریک کبھی نہیں دیکھا۔

مزاح کی عادت تھی مگر ایسا لطیف مزاح اور ان کا انداز ایسا کہ کبھی جس نے ان کے پاس بیٹھ کر ان کے مزاح کے نمونے دیکھے ہوں وہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ کبھی کسی اور انسان میں وہ انداز نہیں ہے جو ان میں تھا اور اچانک مجلس کھلکھلا اٹھتی تھی اور کوئی ان کی نقل اتار نہیں سکتا تھا۔ میری بیوی آصفہ میں کچھ اپنے بھائی والی بات تھی کہ ان کا مزاح کچھ مرزا نسیم احمد کے مزاح کا رنگ رکھتا تھا لیکن ان کی جو خصوصیت تھی وہ بہر حال خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص تھی۔ غریبوں کے ہمدرد، دل کے بہت نرم لیکن خفیہ ہاتھ سے خدمت کرنے والے۔ چندوں میں خدا کے فضل سے باقاعدہ۔ اپنی ساری اولاد کو خاص طور پر بیوی شاہدہ کی مدد کے ساتھ انہوں نے دین پر قائم کیا ہے۔ کچھ کمزوریاں تھیں جن کے پیش نظر وصیت نہیں کر رہے تھے کہتے تھے میں نے کرنی ہے اور پورا زور لگا رہے تھے کہ میں اپنی نظر میں ایسا ہو جاؤں کہ میں وصیت کے قابل شمار کیا جاؤں۔ نمازوں میں باقاعدہ ہو گئے اور بہت سی چیزوں میں ترقی کرنی شروع کی لیکن عمر نے اس طرح ساتھ نہیں دیا۔ چنانچہ خواہش کے باوجود وصیت نہیں کر سکے لیکن حائل صرف خود تھے۔ مالی لحاظ سے بالکل کوئی پرواہ نہیں تھی۔ لیکن یہ تھا کہ میں اپنی دینی حالت اور اخلاقی حالت کو خدا کی نظر میں ایسا بنادوں کہ میں کہہ سکوں کہ ہاں میں موصی ہوں اور اسی انتظار میں دیر کر رہے تھے حالانکہ جو دیکھنے والا انسان ہے وہ ان کو دیکھتا تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ ان کی وصیت قبول نہ کی جاتی۔ چنانچہ میں نے ایک دو دفعہ کہلا کے بھی بھجوایا کہ آپ وصیت کریں مگر اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہے وہ بخشش میں وصیت کا محتاج نہیں ہے۔

ان کے ایک بیٹے عزیزم بشیر احمد سے میری بیٹی طوبیٰ کی بھی شادی ہوئی تھی اور پچھلے کچھ عرصہ سے طوبیٰ سے بہت پیار کرنے لگے تھے۔ عام طور پر یہ اپنے چھوٹے عزیزوں سے بے تکلف نہیں ہوا کرتے تھے۔ مجلسیں بیرونی تھی اور باہر کے دوست ان پر عاشق تھے۔ اس پہلو سے کہ علم کے لحاظ سے بھی وسیع العلم، سیاست کا وسیع علم اور مجالس کو ہمیشہ اپنے لطیفوں سے مہکائے رکھتے تھے۔ بہت بڑے بڑے دنیا کے انسان ان کے انتظار میں رہتے تھے کہ کبھی میاں نسیم آئیں تو ہم ان کے ساتھ مجلس لگائیں۔ اور مجھے پتہ چلا ہے کہ کثرت سے ایسے لوگ آرہے ہیں اور بہت غیر معمولی دکھ کا اظہار کر رہے ہیں تو آخری دنوں میں طوبیٰ سے بھی اور طوبیٰ کے میاں بشیر سے جو ان کا پہلے بھی خاص عزیز تھا ان سے رات کو مجلسیں لگایا کرتے تھے اور کافی قریب تھے۔

بہر حال بہت سی باتیں ہیں جو کی جاسکتی ہیں لیکن میرا دل اس وقت ان باتوں کے ذکر کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے ایک مصرعہ ان پر صادق آتا ہے کہ "حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا" ان جیسا میں نے اور کوئی انسان نہیں دیکھا۔ اپنی کمزوریوں میں بھی منفرد، اپنی طاقتوں میں بھی منفرد اور سارے دوست اب وہاں پہنچ کے یہ کہہ رہے ہیں کہ اب ہمیں اور نسیم کبھی نہیں ملے گا اور اس میں مبالغہ نہیں ہے۔ جو ان کو جانتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ایسا آدمی دنیا میں شاذ کے طور پر ہو سکتا ہے جس طرح کہ ان کے اندر خوبیوں کا اجتماع تھا۔ کم گو، پاک دل، کبھی کسی کی برائی نہیں کی، کبھی غصے سے کسی کا جواب نہیں دیا۔ خاموشی سے دل پر بوجھ لینے والے اور بنی نوع انسان سے خصوصاً غرباء سے بہت محبت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ ان کی ساری اولاد کو اللہ تعالیٰ صبر اور ہمت عطا فرمائے اور ان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم سب نے وہیں جانا ہے جہاں نسیم گئے ہیں۔ آج نہیں تک کل جائیں گے موت کو نہیں بھلانا چاہئے۔ اور موت کے سفر سے پہلے وہ زاد راہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے وہ سنبھالنے کی کوشش کریں تاکہ جب بھی بلاوا آئے خدا کے حضور اس کے پیار کی نظریں حاصل کرتے ہوئے حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

برائے سال ۹۸-۱۹۹۷ء و ۹۹-۱۹۹۸ء

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے موجودہ قائدین کی میعاد ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اب آئندہ دو سال 98-97ء-99-98ء کیلئے قائدین کا انتخاب ہونا ہے۔ دستور اساسی کے مطابق قائدین کا انتخاب ۱۵ر ستمبر سے یکم اکتوبر تک ہونا ضروری ہے۔

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ہر جماعت کے امیر / صدر صاحب کو انتخاب کا سرکلر بھجوایا جا رہا ہے جملہ خدام اس سلسلہ میں اپنے امیر / صدر کی ہدایات کی پابندی کریں۔

نوٹ :۔ موجودہ عہدیداران یہ امر یاد رکھیں کہ جب تک نئے عہدیداران کی منظوری نہیں آجاتی عہدیداران ماقبل ہی اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

نونہ مئی (کشمیر) میں نئی مسجد کا سنگ بنیاد

۴ر اگست کو نونہ مئی میں دن کے دس بجے نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر کئی احمدی جماعتوں کے نمائندگان اور غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے مسجد کے تعلق سے ایک نظم پڑھ کر سنائی بعدہ مکرم نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا دعا کے بعد سب سے پہلے مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ صوبہ کشمیر نے بنیاد میں پہلی اینٹ رکھی پھر باری باری دیگر احباب نے بھی بنیاد رکھی بعدہ احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ نونہ مئی مسجد کی خیر و برکت کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (محمد یوسف انور مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

بقیہ صفحہ (1)

فرمایا کہ آپ کو سمجھا رہا ہوں میں جو باتیں آگے بڑھیں اس میں گیمبیا بطور ملک کے کسی سازش میں ہر گز شامل نہیں ہے صرف ایک شیطانی ٹولہ ہے جس نے عربوں سے پیسے کھا کر یہ کام شروع کیا اور ابھی تک مختلف ذرائع سے اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ کیونکہ پیسے کھائے جا چکے ہیں۔

گیمبیا کے اخبارات نے امام کے خطبے کا بہت سخت نوٹس لیا اس کے خلاف ایسی زبان استعمال کی کہ میں ابھی بیان نہیں کر سکتا اب یہ جھگڑا چل پڑا ہے آئندہ وقتاً فوقتاً مواد آپ کے سامنے رکھتا رہوں گا۔ صرف ایک مباہلے کی قبولیت کا انتظار تھا اب ایک سال باقی ہے دیکھیں کہ کیا ہو گا اور کیا ہو رہا ہے اور مباہلے کے اقرار کے بعد ابھی سے خدا تعالیٰ نے بعض باتیں ظاہر کرنی شروع کر دی ہیں۔

فرمایا گیمبیا کے عوام اور اخبارات کلیۃً آزاد ہیں اور ایک ذرہ بھی اس سازش سے متاثر نہیں۔ بلکہ وہ کھلم کھلا اپنی حکومت کے ان چہروں سے پردے اُٹھا رہے ہیں۔ فرمایا اس ملک کے صدر اس وقت یحیٰ جامع صاحب ہیں ان کا اور ملک کے وزیر تعلیم کا اپنا تاثر ان واقعات سے پہلے جو جماعت کے متعلق ہے۔ ان میں جماعت کی خدمات اور کارناموں کا جو گیمبیا میں کئے ہیں بہت اچھے رنگ میں ذکر کیا ہے۔

جہاں تک اس ملک میں عظیم کاموں کا تعلق ہے جو جماعت نے کئے ہیں حکومت گیمبیا کو اعتراف ہے کہ حکومت بھی وہ کام کر نہیں سکتی تھی۔ اہل گیمبیا کو مذہبی اور اخلاقی تعلیم دی۔ سکول اور ہسپتال کھولے۔ فرمایا سارا گیمبیا ایک جان ہو کر جماعت کی تائید میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اس شرارت کو بالا بالا محض پاکستان کی نقالی اور ان کے بعض کارندوں کی شرارت کے نتیجہ میں عربوں سے پیسے کھانے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ حضور نے یحیٰ جامع کے سیاسی و فوجی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یحیٰ جامع نے ۲۲ جولائی ۹۴ کو سٹیٹ پر حملہ کیا اور جبراً ملک کا کنٹرول سنبھالا یہ حملہ بھی سازش کا نتیجہ تھا۔ ان دنوں داؤد جوارا صاحب کی حکومت تھی۔ پھر ستمبر ۱۹۹۶ء میں عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے الیکشن کرانے کے بعد صدارت کا عہدہ سنبھالا۔ پہلے سے سازش تھی کہ فوجی حکومت ہو گی جو عوامی نمائندہ حکومت دکھائی جائے گی چنانچہ جنوری ۹۷ میں اس نے پارلیمانی انتخاب جیتے۔ انتخاب جیتتے ہی رمضان میں یہ سعودی عرب پہنچے اور عمرہ کیا اب ان باتوں سے پردے اٹھے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے کب سے ہو رہا ہے۔ وہی مہینہ جس میں ہم نے مباہلے کا چیلنج دیا ہے۔ اسی مہینے میں انہوں نے پہلی بار حکومت پر قبضہ کر کے سعودی عرب کا دورہ کیا ہے۔ نئے عہدے کا آغاز جنوری میں کیا یہ آغاز کیا ہے میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ سعودی عرب میں باقاعدہ گیمبین فوجی ڈکٹیٹر یحیٰ جامع کے استقبال کے لئے Redcarpet بچھائے گئے ان کو حکومت کی طرف سے ممبر رسول پر کھڑا کر کے بتایا گیا کہ یہ اس وقت ایسے ہی ممبر رسول پر کھڑے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے اور ان کے ساتھ جو ان کے وفد کے اراکین ہیں وہ بالکل اسی طرح ان کے پیچھے کھڑے ہیں جیسے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔

حضور نے فرمایا یہ کوئی سنی سنائی بات نہیں اس کی ویڈیو کیسٹ ہمارے پاس موجود ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ مثیل نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

سعودی عرب سے واپس آنے کے بعد ۲۳ مارچ ۹۷ء کو وزیر مذہبی امور میجر بوجنگ اور وہی سٹیٹ کے امام فاتح ان سب نے ۲۳ مارچ کو پاکستان کا دورہ کیا بعد میں کویت اور مصر گئے اور یہی جماعت کی مخالفت کے اڈے ہیں جو سعودی عرب نے قائم کئے ہیں۔ اس سے پہلے سینیگال کا پاکستانی سفیر یہاں متعدد مرتبہ پہنچتا رہا ہے اور ہر بار صدر سے ملاقات کی ہے۔ اس کے ساتھ یہ واقعات متعلق ہیں۔ اس سے پہلے سالوں میں کبھی بھی وہ سفیر جو سینیگال میں متعین ہوتا تھا ابھی بھی ہے۔ وہ گیمبیا کا سال میں شاید ہی ایک بار دورہ کرتا ہو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اہل گیمبیا آپ کی تائید میں اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اپوزیشن کے سربراہ کو ہم نے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے اعلان کیا کہ یہ گیمبیا کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے لوگ ہیں اس کو ہم پر چھوڑیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے آپ کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں جماعت احمدیہ کا سوال نہیں ہے ان بدبختوں نے گیمبیا کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ ۳۷ سال سے جماعت نے ایسی خدمات کیں کہ ان کو خود اعتراف ہے کہ بے لوث ہیں۔ جو ان کی حکومتیں نہیں کر سکتی تھیں اور ایک واقعہ بھی نہیں ہوا کہ ۳۷ سالہ احمدیوں کی خدمات کے دوران احمدیوں کے خلاف کسی قسم کی قتل کی دھمکی بھی ملی ہو فرمایا کہ یہ بندر پاکستان کی نقالی تو کر رہے ہیں لیکن پاکستان کے حالات ہی مختلف تھے۔

حضور نے فرمایا امام فاتح نے ۲۲ اگست کو چیلنج مباہلہ قبول کرنے کا جو خطبہ دیا ہے وہ عربی زبان میں ہے جو اس نے پاکستان اور عرب آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے دیا ہے ورنہ اگر گیمبین کو دکھانا تھا تو اپنی زبان میں یا انگریزی میں جو عام بولی جاتی ہے تقریر کرتا۔ ہم بتا رہے ہیں سارے گیمبیا میں کہ کیا خطبہ دیا تھا۔ اب ایک طرف یہ ہے اور ایک طرف خدا کے فرشتے ہیں جماعت احمدیہ نے اپنا دامن بچا لیا ہے۔ پہلی بار جب مباہلہ دیا تو اس کے رشتے داروں نے منتیں کیں کہ خدا کے لئے اس کو معاف کر دیں مباہلے کا نشان نہ بنائیں پہلی بار خوف اور سراسیمگی کے آثار تھے ہاتھ جھٹک کر کہہ رہا تھا چھوڑو اس مباہلے کو۔ پہلے کئی بار اس نے ٹالا اور مذہبی امور کے وزیر نے مباہلہ کا پمفلٹ پھینک دیا کہ کیا کاغذ ہے یہ میرا کیا کر سکتا ہے۔ اس کو بار بار پیغام پہنچائے گئے کہ مباہلہ بے شک کر لو کیا ڈر ہے اعلان کر دو کہ میری موت ہوئی تو میں شہید ہوں گا۔ چنانچہ یہ اس نے اعلان کیا ہے۔

حضور نے اس کے مباہلہ کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ جو اس نے ۲۲ اگست ۹۷ء کو منظور کیا اور اس سے اگلے خطبے میں بہکی باتیں شروع کر دیں احمدیت کا نام لینا چھوڑ دیا اب جو اس کی باتیں پہنچ رہی ہیں وہ اس کے لئے To-late ہے کہتا ہے مجھے پاگل بنایا گیا۔ مذہبی امور کے وزیر نے جھوٹ بولا اور مجھے دھوکے میں رکھا اس مباہلے پر مجھے آمادہ کیا گیا۔ حالانکہ اب جو حالات دیکھ رہا ہوں وہ مختلف ہیں وہ خود بھی ان باتوں سے بھاگ گیا۔ میں اب گویا آخری بات کہہ رہا ہوں احمدیوں کے متعلق میری زبان گونگی ہو گئی ہے فرمایا اور بھی باتیں اس کے متعلق پہنچ رہی ہیں۔ بعد میں اس مباہلے کے متعلق تازہ صورت حال پہنچتی رہے گی۔

اس وقت سر دست بتانا چاہتا ہوں کہ جب اس نے مباہلہ قبول کر لیا اور ساتھ ہی وزیر نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے نمائندے خصوصاً جو امیر اس وقت مقرر ہیں جب سے وہ آئے ہیں انہوں نے شرارت شروع کی ہے اور انہوں نے گیمبین کو گیمبین سے لڑانے اور احمدیت کو ملک کے پھاڑنے میں استعمال کیا ہے یہ سازش اس لئے تھی کہ جب وہ کارروائی کریں جبکہ قوم میں کچھ بات ہو ہی نہیں رہی تو فرضی طور پر قوم کے سامنے یہ پیش کریں کہ انہوں نے شرارت کر کے قوم کو پھاڑ دیا قتل و غارت کے خطرے ہو گئے اب ہم مجبور ہیں کہ عوامی مطالبے منظور کر لیں کہ ان کو باہر نکالیں تو پیشتر اس کے کہ وہ یہ شرارت کرنے میں کامیاب ہوتے میں نے غیر گیمبین تمام خدمت گاروں کو کہا کہ فوراً اس ملک کو چھوڑ دو۔ کیونکہ اب اس بدبخت حکومت اور گیمبیا کے شرفاء میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کو معجزانہ طور پر نکالا یہ بھی حیرت انگیز بات ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آئیوری کوسٹ کے ایمبیسڈر کے دل میں جماعت کی محبت ڈال دی اس نے ہمارے سارے آدمیوں کو ۲۔۲ ماہ کا آئیوری کوسٹ کا ویزہ دے دیا۔ فرمایا صرف دعا اور ایک خواب تھی جس کا میں آئندہ خطبہ میں ذکر کروں گا مجھے یقین تھا خوشخبری تھی اب کوئی فکر نہیں کسی کینیڈا اور کسی ملک کی مدد کی ضرورت نہیں سب کو چھوڑو انہوں نے لازماً عزت کے ساتھ نکلنا ہے اور عزت کے ساتھ واپس بھی آنا ہے یہ رویا بعض اور تفاصیل کے ساتھ اگلے جمعہ میں سناؤں گا۔

فرمایا اللہ کی شان ہے وہاں کے مذہبی امور کے وزیر جماعت کو جانتے تھے اب ایک مذہبی امور کا وزیر خباثت کر رہا ہے اور دوسرا اس کا توڑ کر رہا ہے۔ انہوں نے صدر سے ملاقات کی اور ایم ایم احمد کا بھی میں ممنون ہوں انہوں نے فیکس لکھا صدر کے نام کیونکہ یونائیٹڈ نیشن میں ان کو وہ جانتے تھے در اصل یہ وزیر صاحب تھے جنہوں نے خود ملاقات کی اور بتایا کہ ان کے متعلق شرارت کی جا رہی ہے یہ معصوم لوگ ہیں ان کے متعلق فوری کارروائی ہونی چاہئے۔ صدر نے فوری طور پر ان کو وزیر خارجہ کے پاس بھجوایا اور کہا کہ اس کو بتاؤ کہ ان کو اسی طرح عزت کے ساتھ دو مہینے کے ویزہ کے ساتھ داخل کیا جائے۔

چنانچہ آج صبح وزیر خارجہ نے ہمارے وفد کو وقت دیا چٹھی لے کر ہمارے پاس آؤ ان کو پہلے ہدایت مل چکی تھی کہ ہمارے ساتھ کیا کارروائی کرنی ہے۔ چنانچہ آج صبح وہ چٹھی لیکر وہاں پہنچے اسی وقت خدا کے فضل کے ساتھ عزت کے ساتھ ائرپورٹ سے نکال کر آئیوری کوسٹ کے میزبانوں کے سپرد کر دیا گیا اور یہ سارا معاملہ عزت کے ساتھ اختتام کو پہنچ چکا ہے اس سلسلہ میں کونہ صاحب ہمارے پیارے دوست ہیں ان کے دل میں خدا نے جماعت کی محبت ڈالی ہے بہت مددگار ثابت ہوئے یہ سب لوگ ہمارے شکریہ اور خدا کی جزا کے مستحق ہیں۔ فرمایا اب دعائیں ہیں اور مباہلے کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ انشاء اللہ۔

(تلخیص معاونت مکرم سید محسن علی صاحب قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۹۷-۷-۲۱ کو مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم فاضل مبلغ علاقہ سرکل رائچور (کرناٹک) نے بمقام مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبد المنان صاحب ساکن چنتہ کنٹہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ ظہیر احمد صاحب ابن مکرم عاشق احمد صاحب مبلغ گیارہ ہزار اکاون روپے ۱۱۰۵۱ حق مہر پر پڑھا۔ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(نصیر احمد خادم ساکن چنتہ کنٹہ)

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا بیٹا شمر احمد خان عمر تقریباً دس برس قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان کے بلیڈر میں پتھری ہے اور اپریشن ہونا ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیٹے کو کامل شفایابی بخشے اور ہمارے کنبہ کو اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ آمین

(اہلیہ مسعود احمد خان صاحب آف کانپور)

☆ مکرم مبارک احمد صاحب لون پوسٹ ماسٹر ناصر آباد کشمیر والدین کی مغفرت کیلئے اور اپنی کامل صحت کیلئے

☆ مکرم بشیر احمد صاحب راتھر ناصر آباد کشمیر والد صاحب اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی والدہ کی مغفرت بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے۔

(محمد یوسف انور قادیان)

پاکستانی پنجاب قتل گاہ بن چکا ہے

پاکستان کے سرکردہ لیڈروں کے دلدوز بیانات

پاکستانی اخبار نوائے وقت لاہور کے ۹۷-۸-۲۹ میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق

جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے خانگڑھ۔ وار برٹن اور ملک کے دیگر علاقوں میں دہشت گردی کی وارداتوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ امن و امان کی خراب صورت حال کے باعث اس وقت ملکی سلامتی اور داخلی استحکام کو بھی سخت خطرہ لاحق ہو چکا ہے ہم اجتماعی خودکشی کی طرف بڑھ رہے ہیں اس لئے اس نازک موقع پر تمام مکاتب فکر کے لوگوں سیاسی۔ جماعتوں اور محب وطن عناصر کو ملک کو دہشت گردی کی لپیٹ سے نکالنے کیلئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ ہفتہ کی شام یہاں اپنی اقامت گاہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت اگر امن و امان کی ذمہ داری سے عہدہ برا نہیں ہو سکتی تو کم از کم اپنی ناکامی کا اعتراف کرے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت کی آڑ میں دہشت گردی کی لہر اب اس حد تک پھیل چکی ہے کہ پنجاب کے آخری دیہات بھی اس سے محفوظ نہیں رہے صورت حال عالمی سطح پر بھی ہماری ذلت و رسوائی کا باعث بن رہی ہے دہشت گردی کے نتیجہ میں اب مساجد بھی ویران ہونے لگی ہیں۔ بھارت میں بھی نمازیوں پر اس طرح مساجد میں فائرنگ نہیں کی جاتی۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں پر ہی لوگوں کا اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ اور انٹیلی جینس ایجنسیاں دہشت گردوں کی کھوج لگانے کی بجائے سیاستدانوں کی نگرانی میں لگی ہوئی ہیں۔ پولیس مجرموں کی سرکوبی کی بجائے رشوت کا بازار گرم کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ اس وقت جتنی پولیس کرپٹ اور بددیانت ہے اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ یہ تمام صورت حال حکومت کی واضح ناکامی کی عکاسی کرتی ہے۔ دریں اثنا پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر راؤ سکندر اقبال پیپلز پارٹی کی فیڈرل کونسل کے سیکرٹری جنرل خالد احمد کھرل۔ سینٹر جہانگیر بدر سابق سپیکر پنجاب اسمبلی محمد حنیف رامے۔ عبدالقادر شاہین اور محمد اقبال سیالوی نے شیخوپورہ اور خانگڑھ میں دہشت گردی کے واقعات میں ایک درجن سے زائد افراد کی ہلاکت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کی بے کار بڑھکوں کے باوجود ایک ہفتے میں پچاس افراد کا دہشت گردوں کی بھینٹ چڑھنا حکومت کی واضح ناکامی کی عکاسی کرتا ہے ہفتہ کو مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کی غلط پالیسی کے باعث پنجاب قتل گاہ بن گیا ہے۔ اور اب عبادت گاہوں سمیت گلی بازار کوچے اور ادارے بھی محفوظ نہیں رہے۔ اس کے باوجود حکومت دہشت گردوں کو پکڑنے کے وعدے کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت اب حکمرانوں کا ساتھ چھوڑ چکا ہے۔ اور اب انہیں ایک لمحہ بھی اقتدار میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

ملتان سے وقائع نگار کے مطابق سابق سپیکر قومی اسمبلی اور پیپلز پارٹی کے وائس چیئر مین سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ امن و امان کی موجودہ ناقص صورت حال برقرار رہی تو نہ صرف حکومت کیلئے چلنا مشکل ہو جائے گا بلکہ تیسری قوت کو بھی راستہ مل جائے گا۔ نہ صرف تیسری قوت بلکہ کئی قوتوں کو راستہ مل جائے گا۔ وہ اسلام آباد سے ملتان پہنچنے پر مقامی اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ماضی میں کبھی اتنی وارداتیں نہیں ہوئیں۔ تحریک جعفریہ کے مرکزی نائب صدر علامہ سید محمد تقی نقوی نے ۶ مقتولین کی نماز جنازہ سے قبل نوائے وقت سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ کہ دہشت گردی کا یہ خونیں سلسلہ پاکستان کی جڑوں پر کاری اور مہلک ضرب کے مترادف ہے ہماری اپنی لائی ہوئی حکومت اس قدر بے بس ہو چکی ہے۔ کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنے سے خوفزدہ ہے۔ حالانکہ حکومت اور ایجنسیاں قاتلوں کے گروہوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس سے تاثر بھی ملتا ہے کہ شاید کوئی نادیدہ طاقتور ہاتھ حکومت کو فیصلہ کن اقدام کرنے سے روک رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر جنونی دہشت گردی کا سلسلہ روکا نہ جاسکا تو ملت جعفریہ کے نوجوان اپنی قیادت کا حکم بھی نہیں مانیں گے۔ اور مسلح جنگ شروع ہو جائے گی۔ این این آئی کے مطابق جمعیت علمائے اسلام کے سینئر نائب صدر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ جبکہ بھاری مینڈیٹ کے مالک چین کی بنسری بجا رہے ہیں۔ عدلیہ از خود نوٹس لیتے ہوئے کہیں حکمرانوں کے بھاری مینڈیٹ کا نوٹس نہ لے بیٹھے۔ کیونکہ "بی بی" نے تو تین سال بعد عدلیہ سے چھیڑ خانی شروع کی تھی۔ اور میاں صاحب نے تین ماہ بعد ہی عدلیہ کو چھیڑنا شروع کر دیا ہے۔ شیخوپورہ سے نمائندہ نوائے وقت کے مطابق قصبہ وار برٹن میں دہشت گردوں کی فائرنگ کے نتیجہ میں ۱۸ افراد کی ہلاکت کے واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے تحریک مساوات کی سربراہ مسرت شاہین اور حزب اللہ کے سربراہ میجر رشید وراثچ نے کہا کہ ایسے سفاک دہشت گردوں کو حکومت سرعام چوراہوں میں لٹکا کر عوام کا کھویا ہوا اعتماد بحال کرے۔ دہشت گردوں کو سخت سے سخت سزا دینے کیلئے قانون بنایا جائے۔ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے وار برٹن اور خان گڑھ میں دہشت گردی کے واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس فوری طور پر طلب کر کے قوم کو بتایا جائے کہ دو تہائی اکثریت والی حکومت دہشت گردی پر قابو پانے میں کیوں بے بس ہو گئی ہے۔

درخواست دعا

☆ محترمہ فخر النساء صاحبہ آف حیدر آباد اپنی پوتی عرشیہ بیگم، ان کے خاوند مکرم سعید احمد صاحب کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

پاکستان خوفناک سیلاب کی لپیٹ میں

سینکڑوں مکانات اور ہزاروں ایکڑ زمین پر کھڑی فصلیں تباہ

اسلام آباد ۲۹ / اگست۔ (اے این پی) پولیس اور حکام نے بتایا ہے کہ شمالی پاکستان میں مٹی کا تودا گرنے سے کم از کم ۳۵ اشخاص زندہ دب گئے۔ اور اس طرح موسلادھار بارش میں مرنے والوں کی تعداد ۱۵۰ ہو گئی ہے۔ کل جب مٹی کے تودے گرے تو سوئے ہوئے ۵ پریواروں کے لوگ ان میں دب گئے اور ان کے مکانات تباہ ہو گئے۔ حکام نے وسطی پنجاب میں ۷۰ افراد کی موت کی تصدیق کی ہے اور ۱۰ مزید مختلف حصوں میں مارے گئے ہیں پنجاب کے شہر فیصل آباد میں ۱۳ اشخاص مکان گرنے سے مارے گئے۔ اور میاں بیوی بجلی کا کرنٹ لگنے سے مارے گئے۔ مغربی پنجاب میں سیلابوں سے ۱۸۷۰۰ لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ کم از کم ۱۵۶۰ مکانات گر گئے ہیں اور ۳۴۲۸ کو نقصان پہنچا ہے۔ بارش سے ۱۶۴۸۳ ایکڑ رقبہ پر فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور درجنوں مویشی مارے گئے ہیں۔ سیلاب کا پانی صوبہ سرحد اور بلوچستان کے علاقوں میں بھی پھیل گیا ہے۔ جہاں سے بھاری تباہی کی خبریں مل رہی ہیں۔

DABOASE (گھانا) میں احمدیہ ہسپتال

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا میں جماعت کے ۲۰۷ تعلیمی اداروں کے علاوہ ۶ ہسپتال اور دو ہومیو کلینکس بھی قائم ہیں جو بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں۔

ان ہسپتالوں میں Daboase کا ہسپتال بھی ہے جو تقریباً چار سال ہوئے گھانا کے ویسٹرن ریجن میں قائم کیا گیا ہے یہ ہسپتال اس ریجن میں جماعت کا پہلا ہسپتال ہے ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر غلام کبیر صاحب ہیں ان کے علاوہ ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر حمنہ خاں صاحبہ بھی اس ہسپتال میں کام کر رہی ہیں۔ دونوں کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت قلیل عرصہ میں نہ صرف ہسپتال کی خوبصورت عمارت بلکہ ڈاکٹر کا بنگلہ بھی تعمیر ہو گیا ہے علاقہ کے چیف نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے Ahmadiyya means Action یعنی جماعت احمدیہ باتوں پر یقین نہیں رکھتی بلکہ عمل کر کے دکھلاتی ہے دوسرے الفاظ میں احمدیت عمل کا نام ہے (فالحمد للہ علی ذالک) از۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل)

کینیڈا میں ایک بچی کی نمایاں کامیابی

محترمہ نوروز ملک روزی آف ونڈسر کی صاحبزادی عزیزہ سارہ ملک سلمہا نے گریڈ ۸ کے سہ ماہی امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام مضامین میں اوسطاً ۹۱ فیصدی نمبر حاصل کئے اور اپنی کلاس میں اول آئیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کی نمایاں کامیابی کو مزید ترقیات حسنہ کا پیش خیمہ بنائے۔

(از۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا)

اعلان نکاح و تقریب شادی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت جہاں کا نکاح مکرم علی محمد صاحب آف نیویارک امریکہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے ۹۷-۸-۱۱ کو مسجد مبارک میں پڑھایا۔ اسی دن رخصتی کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر پچاس روپے۔

(شیخ عبدالمومن قادیان)

درخواست دعا

مکرم برادر مسعود احمد صاحب ڈار میڈیکل آسنور اور ان کی اہلیہ محترمہ رخسانہ گل صاحبہ کی صحت و سلامتی اور مقبول خدمات دینیہ کی توفیق پانے کیلئے تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ایوب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون)

اعلان دعا

خاکسار کی تایازاد ہمشیرہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب کرڈاپلی اڑیسہ کے پتہ میں پتھری تھی کا آپریشن ہوا ہے نیز مکرم عبد الرحمٰن صاحب کے دونوں گھٹنوں میں بوجہ درد شدید تکلیف ہے جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے۔ جملہ احباب کرام سے ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبدالحق انسپکٹر وقف جدید قادیان)

☆ مکرم سید و خان صاحب کرڈاپلی کا بیٹا میٹرک کے امتحان میں نمایاں نمبروں سے کامیاب ہوا ہے۔ اُس کی مزید کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵۰ر)

☆ میرا بیٹا عزیز شفیع الرحمٰن خاں عرصہ ایک سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے علاج جاری ہے عزیز موصوف کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے ادا کئے۔ (محبوب الرحمٰن آف پنکال اڑیسہ)

☆ مکرم بشیر الدین خان صاحب آف کیرنگ اپنے مرحوم والد خواجہ کمال الدین صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات نیز اپنی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور اپنے بھائی و بہن کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے ادا کئے۔

(رفیق احمد مالاباری)

بقیہ۔ صفحہ (2)

لیکن باوجود کمیشن کی اس رائے کے کہ یہ رپورٹ ایسے رنگ میں لکھی گئی کہ یا اسے کلی طور پر قبول کرنا ہو گا یا کلی طور پر رد کرنا ہو گا۔

میرے نزدیک اس کی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے.... میں نے اسے خوب غور سے پڑھا ہے اور میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ اس کے بعض حصوں میں تبدیلی کر کے اور بعض کی جگہ پر بالکل اور قوانین تجویز کر کے ہم اس سکیم کو اختیار کر سکتے ہیں اور اس سے کسی صورت میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔" (ایضاً صفحہ ۷-۸)

۱۹۲۷ء اور پھر ۱۹۲۸ء میں سائمن کمیشن کی آمد پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی آزادی ہند کیلئے چار قسم کی **خدمات** اُبھر کر سامنے آتی ہیں۔

۱- ایک تو یہ کہ آپ نے ہندوستان اور ہندوستانیوں کی آزادی کیلئے انگریزی حکومت کے خلاف نہایت موثر قلمی لڑائی لڑی۔

۲- دوسرے آپ نے برادران وطن کو سائمن کمیشن کو یکدم رد نہ کر دینے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا آہستہ آہستہ حلیمی نرمی اور ہوش وحواس کو قائم رکھتے ہوئے آزادی کے کارواں کو آگے لے کر چلو۔

۳- آپ نے ہندو بھائیوں سے اس موقع پر اپیل فرمائی کہ مسلمان چونکہ اقلیت میں ہیں اس اعتبار سے وہ ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ لہٰذا ایک تو دونوں کو آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا چاہئے تاکہ انگریزوں کو آزادی میں رکاوٹ ڈالنے کا کوئی بہانہ نہ ملے دوسرے پائیدار صلح کیلئے ضروری ہے کہ :-

(الف) مسلمانوں کے اس شبہ کو ہندو بھائی اپنے عملی ثبوت سے زائل کرنے کی کوشش کریں کہ ان کی تہذیبی و تمدنی انفرادیت کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

(ب) مسلمان اردو زبان کو اپنی زبان سمجھتے ہیں اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے کہ آزادی کے بعد اُردو زبان کو ختم نہیں کیا جائے گا۔

(ج) مسلمانوں کو مناسب آبادی کے لحاظ سے سرکاری ملازمتوں میں حصہ دیا جائے گا۔

(د) تعلیم کے حصول کے میدان میں مسلمانوں کو یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے اور بلاوجہ مذہبی تعصب کے نتیجہ میں مسلمان نوجوانوں کو فیل نہ کیا جائے گا کیونکہ اُن دنوں مسلم نوجوانوں میں اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ خاص طور پر Oral Test میں انہیں فیل کر دیا جاتا ہے۔

(ر) دونوں مرکزی پارلیمنٹوں میں کم از کم ۳۳ فیصد نشستیں مسلمانوں کی رکھی جائیں۔

(س) اس بات کا فراخدلی سے اعلان کیا جائے کہ آزادی کے بعد ہر قوم کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو گی۔

(تلخیص از مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ)

۴- مسلمانوں کے مذکورہ بالا حقوق کے حق میں آواز اُٹھانے کے ساتھ ساتھ آپ نے انگریزی حکومت سے پُر زور اپیل کی کہ جب تک سائمن کمیشن میں ہندوستانیوں کی نمائندگی نہیں ہو گی یہ کمیشن ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس بارہ میں آپ نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو حکم دیا کہ وہ حکومت انگریزی کو توجہ دلائیں۔ حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں :-

"۱۹۲۷ء کے آخر میں کمیشن نے ہندوستان کا ابتدائی دورہ کیا کمیشن نے تحقیقاتی کارروائی اپنے دوسرے دورے کے دوران ۱۹۲۸ء میں کی کانگریس نے تو کمیشن کے ساتھ تعاون نہ دیا لیکن مرکزی وصوبائی کمیٹیاں کمیشن کی کارروائی میں شامل رہیں پنجاب کونسل میں جب کمیٹی کے انتخاب کی تجویز پیش ہوئی تو بحث کے دوران میں تجویز کے خلاف بہت سے دلائل پیش کئے گئے۔ میں نے اپنی تقریر میں... بڑے زور سے اس بات کی تردید کی کہ مرکزی اور صوبائی کمیٹیاں کسی رنگ میں بھی کمیشن کی ہندوستانی رکنیت کا بدل ہو سکتی ہیں میں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کمیشن میں ہندوستانی اراکین کو شامل نہ کرنے کی کوئی جائز وجہ نہیں ہو سکتی اور ہمیں کمیشن کی رپورٹ کے متعلق کوئی امید افزا توقعات قائم نہیں کرنی چاہئیں"۔

(تحدیث نعمت صفحہ ۲۵۸)

حضرت چوہدری صاحب مزید فرماتے ہیں :-

"جہاں تک ہندوستان کے آئینی مستقبل کا سوال تھا یہ رپورٹ بالکل بیکار ثابت ہوئی اور عملداری کی ٹوکری میں پھینک دی گئی دو ضمنی فائدے کمیشن کی سرگرمی سے **حاصل** ہوئے اوّل برطانیہ اور **ہندوستان** میں ان تمام اُمور میں گہری دلچسپی پیدا ہو گئی اور جو اُمور کمیشن کے روبرو زیر **بحث** آئے ان کے متعلق سنجیدہ غور و فکر شروع ہو گیا دوسرے **برطانیہ** پر واضح ہو گیا کہ برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات کا آخری باب شروع ہو چکا ہے **اصلاحات** کا دور ختم ہو رہا ہے اور آزادی کا دور شروع ہونے والا ہے"۔ (تحدیث نعمت صفحہ ۲۶۱)

۱۹۲۷ء تک جدوجہد آزادی میں جماعت احمدیہ کا جو کردار رہا ہے وہ عظیم مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر (**وفات** ۱۹۳۱ء) کی زبانی ملاحظہ فرمائیے۔ مولانا کا اخبار ہمدرد لکھتا ہے :-

"ناشکر گزاری ہو گی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد (امام جماعت احمدیہ ناقل) اور ان کی اس منظم جماعت (احمدیہ) کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کیلئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک طرف مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو **دوسری طرف** مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور **وہ وقت** دور نہیں جبکہ **اسلام کے** اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کیلئے **بالخصوص جو** بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند و بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں **مشعلِ** راہ ثابت ہو گا"۔

(ہمدرد دہلی ۲۴ر ستمبر ۱۹۲۷ء) (باقی)

(منیر احمد خادم)

بقیہ۔ صفحہ (2)

مبعوث ہو چکا ہے۔ ایک وقت تھا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ پر تھیٹروں اور فلموں پر سختی سے پابندی لگائی تھی اور حضور رضی اللہ عنہ کی نصیحت کا احمدی نوجوانوں پر ایسا اثر تھا کہ شائد ہی کوئی فلم دیکھنے کیلئے تھیٹر کا رخ کرتا تھا۔ پس خدا کا مامور یا اس کا خلیفہ ہی اپنی زبان میں وسیع تاثیر رکھتا ہے پس ضروری ہے کہ وقت کے مامور کو پہچانا جائے تاکہ قوم کا انجام بخیر ہو۔

قرآن مجید نے ان لوگوں کو عذاب الیم یعنی دردناک عذاب کی وارننگ دی ہے جو قوم میں فحش اور بے حیائی پھیلاتے ہیں (نور) اور اس میں کیا شک ہے کہ قوم اس وقت چاروں طرف پھیلے ہوئے فحش کے نتیجہ میں دردناک عذاب کے پنجوں میں گرفتار ہے۔

(منیر احمد خادم)

بقیہ صفحہ (12)

خلاف ایک رد عمل پیدا ہوتا ہے، جسم کا نظام دفاع بیدار ہوتا ہے اور اندر سے مقابلے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات عام نزلہ میں مرکسال سے فوری فائدہ ہوتا ہے لیکن یہ نزلہ کا سطحی علاج کرتی ہے مزمن دوا نہیں ہے اس لئے اس پر بناء نہیں کرنی چاہئے اس کے بجائے عام نزلہ کے رجحان میں جس کو مرکری سے آرام آئے مستقل طور پر کالی آئیوڈائیڈ سے آرام آتا ہے۔ کالی آئیوڈائیڈ کا ان گہری وجوہات سے تعلق ہے جو نزلاتی بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔ نزلوں میں صرف یہی ایک دوا کافی نہیں ہے اگر مرکری عارضی فائدہ دے تو نسبتاً مستقل فائدہ کے لئے کالی آئیوڈائیڈ کو استعمال کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر کینٹ نے مرکری کے بارے میں متنبہ کیا ہے کہ اسے گہری جلدی بیماریوں میں بار بار استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر ایسی بیماریوں میں اس کا زیادہ استعمال کیا جائے تو باقی رہ جانے والے بداثرات چھوڑ جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ مرکری کا صرف جلدی امراض سے تعلق ہو اور سارے مریض کے مزاج سے مطابق نہ رکھتی ہو اس لئے بار بار دینے سے دوسرے اعضاء پر منفی اثرات مترتب کر سکتی ہے۔

دانتوں کی بیماریوں میں بھی مرکری بہت مفید ہے۔ دانت بھربھرے ہوکر مسوڑھوں سے الگ ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان بدبودار مادہ جمع ہونے لگتا ہے۔ پائیوریا میں بھی اس کا اچھا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ دانتوں کا سیاہ پڑ جانا اور جڑوں سے کھایا جانا بھی مرکسال کے دائرہ میں ہے۔ اگر دانتوں کی جڑیں کالی ہو رہی ہوں تو سٹیفی سیگریا مرکسال سے بہتر کام کرتی ہے۔ وہ بچے جنہیں آتشک کا مادہ وراثت میں ملا ہو ان کے دانت شروع میں ہی گل کر کالے ہو جاتے ہیں۔ زبان موٹی اور پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی اطراف میں دانتوں کے نشان بن جاتے ہیں۔ مونہہ میں گہرے ناسور بننے کا رجحان ہوتا ہے۔ چبانے اور چھونے سے مسوڑھوں میں درد ہوتا ہے۔ مونہہ سے انتہائی خطرناک بدبو آتی ہے جو سارے کمرے میں محسوس کی جاسکتی ہے۔ مرکری میں مونہہ کا مزہ دھات کی طرح کا ہوتا ہے۔ گلے میں سرخی اور سوزش پائی جاتی ہے، ہر وقت نگلنے کی طلب رہتی ہے کیونکہ مونہہ میں ہر وقت رطوبت موجود ہوتی ہے۔ اگر گلے کے ٹانسلز میں پیپ بننے کا رجحان ہو تو مرکری بہترین دوا ہے۔ موسم میں جو بھی تبدیل واقع ہو اس سے گلے میں سوزش اور جلن شروع ہو جائے گرم چیز پینے سے تکلیف بڑھ جائے، مائع چیزوں کے نگلنے میں دقت محسوس ہو۔ گلے میں کچھ پھنسے ہونے کا احساس ہر وقت ہو۔

مرکری کے مریض کی بھوک بہت بڑھ جاتی ہے یا مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ گوشت کافی اور چکنائی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ مسلسل بھوک کے ساتھ کمزوری کا احساس بھی نمایاں ہوتا ہے۔ دودھ اور میٹھی چیزوں سے معدے کی تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ ٹھنڈی چیزیں پینے کی بہت خواہش ہوتی ہے۔ معدہ میں جلن، سوزش اور چھونے سے درد محسوس ہوتا ہے۔ ہچکی اور ڈکار بھی آتے ہیں، معدہ میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ جگر کے مقام پر سوئیاں سی چبھتی ہیں۔ دائیں طرف لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پیچش اور پیٹ درد جس میں ڈنگ مارنے کا احساس ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے۔ مرکور کی طرح اس میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے کہ اجابت کے باوجود درد میں آرام نہیں آتا۔ بیماری کی موجودگی کا احساس موجود رہتا ہے۔ مرکور میں مثانے پر بھی اثر پڑتا ہے۔ دکھن جلن کا احساس اور پیشاب مقدار میں بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ اس میں پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جلن ہوتی ہے ساتھ ہی پیچش بھی شروع ہو جاتی ہے یہ مرکور کی خاص علامت ہے۔

گرمیوں میں اچانک پیچش شروع ہو جائے تو ایکونائٹ اور اپی کاک کے علاوہ مرکری بھی مفید ہے۔ مرکری کی ایک علامت یہ ہے کہ معمولی سی محنت سے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جاتی ہے۔ دل کے مقام پر کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ رات کے وقت تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تمام اعضاء کانپتے ہیں خصوصاً ہاتھ پاؤں۔ اعضاء میں جھٹکے بھی لگتے ہیں، غیر معمولی بھاری پن، تھکاوٹ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے اور اعضاء میں کھچاؤ محسوس ہوتا ہے جو رات کو بستر کی گرمی میں بڑھ جاتا ہے۔

عورتوں کی بیماریوں میں بھی مرکری بہت مفید ہے۔ اگر بیضۃ الرحم میں ڈنگ دار دردیں ہوں اور جلن کا احساس ہو، حیض کا خون مقدار میں بہت زیادہ، پیٹ میں درد، لیکوریا جو رات کو زیادہ ہو جائے، چھیلنے والا مواد خارج ہو۔ صبح کے وقت متلی کا رجحان پیشاب کرنے کے بعد خارش اور جلن جسے ٹھنڈے پانی سے دھونے سے آرام آتا ہو تو یہ عمومی علامتیں ہیں جن میں مرکری مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر محض کمزوری کی وجہ سے شروع مہینوں میں حمل ضائع ہو جائے تو مرکری عمومی کمزوری کو دور کر کے طاقت بحال کرتی ہے اور عورت اس قابل ہو جاتی ہے کہ جنین کو اٹھاسکے۔

مرکری رحم اور چھاتی کی کینسر میں تکلیف کو کم کر دیتی ہے اور آرام پہنچاتی ہے اگرچہ یہ مکمل شفا بخشنے کی صلاحیت نہیں رکھتی لیکن وہ گلٹیاں جو کینسر بننے کا رجحان نہ رکھتی ہوں مرکری سے شفا پا جاتی ہیں مرکری کا ایک سالٹ پروٹو آئیوڈائیڈ (Proto Iodide) سینے کے کینسر میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر کینٹ سینے کے کینسر کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد میں پروٹو آئیوڈائیڈ ۱۰۰۰ کی طاقت میں استعمال کرواتے تھے جب بھی درد اٹھے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے ان کے تجربہ میں آیا کہ انڈے کے برابر رسولی اس دوا کے استعمال سے بالکل ختم ہوگئی۔ یہ دوائیں طرف کی تکلیف میں زیادہ اثر دکھاتی ہیں۔ Bin Iodide بائیں طرف کی تکلیفوں میں مفید ہے جبکہ باقی علامتوں میں یہ دونوں نمکیات برابر کا اثر رکھتے ہیں۔

بعض لوگوں کو سردی لگنے سے گردن اکڑ جاتی ہے اس میں مرکسال بہت مفید دوا ہے۔ اگر صبح اٹھ کر اکڑاؤ کا احساس ہو تو سب سے پہلے بیلاڈونا دینا چاہئے۔ اگر یہ کام نہ کرے تو مرکسال کام آتا ہے، بیلاڈونا کی علامتیں بڑھ جائیں تو مرکسال اس کی مزمن دوا کے طور پر کام کرتی ہے۔

بعض ایسی بیماریاں ہیں جن میں فالج کے ساتھ جھٹکے بھی لگتے ہیں اور اعضاء مڑتے ہیں ان میں مرکسال بھی مفید دوا ہے اس کے علاوہ ارجنٹم نائٹریکم، فاسفورس، سٹرامونیم اور سیکیل بھی مفید ہیں۔ سیکیل کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ مریض کو بہت گرمی لگتی ہے اور کپڑا سے جسم کو ڈھانپنا ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اپریشن کے بعد بخار ہو جاتا ہے اس میں سلفر اور پائیروجینم ملا کر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ فیرم فاس، سلیشیا اور کالی میور بھی دی جاسکتی ہے مرکسال بھی بہت موثر دوا ہے۔ مرکری میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور پسینہ بہت آتا ہے لیکن پسینہ سے آرام نہیں آتا۔ اس کے ایگزیما اور زخموں میں جلن اور چبھن کا احساس موجود ہوتا ہے اور ناقابل برداشت بو ہوتی ہے جس سے دل متلاتا ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, Sep 11th 1997 | ISSUE NO.-37

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 43)

مرکری کے مرکبات

COMPOUNDS OF MERCURIUS

مرکری بہت ہی اہم اور گہری دوا ہے جو جسم کے ہر حصہ اور خلیہ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مرکری کا زہر جسم کے لئے بہت خطرناک ہے۔ اگر ایک دفعہ جسم میں داخل ہو جائے تو اس کے بداثرات سے نجات حاصل کرنا ناممکن نہیں تو امر محال ضرور ہے۔ یہ بھی آرسنک کی طرح بہت گہرے اور دائمی اثرات کا حامل ہے لیکن آرسنک کا زہر اپنے بداثرات کو آئندہ نسل میں منتقل نہیں کرتا بلکہ تمام تر اثرات اسی ایک وجود میں ہی سمیٹے رکھتا ہے وہ جب تک زندہ رہے گا آرسنک کے اثرات کے ساتھ زندہ رہے گا جب مر جائے گا تو ان کے سمیت مٹی میں دفن ہو جائے گا اور اس کا ایک ذرہ بھی بداثر کے طور پر اگلی نسل میں منتقل نہیں ہوگا مگر مرکری ایسی خطرناک چیز ہے کہ اس کے بداثرات نسل در نسل جاری رہتے ہیں۔ آتشک کی بیماری کا بھی بعینہ یہی مزاج ہے اسی لئے مرکری آتشک کی چوٹی کی دوا سمجھی جاتی ہے۔ ایک اور دوا سیفیلینم جو سفلس (آتشک) کے اپنے مادہ سے تیار کی جانے والی دوا ہے بھی مفید ہے اگر یہ بہت اونچی طاقت میں دی جائے تو فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اگر براہ راست فائدہ نہ بھی پہنچائے تو دوسری دواؤں کو مؤثر کرنے کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہے اور مرکری کے ذریعہ علاج کو آسان بنا دیتی ہے۔ مرکری کی اس بنیادی صفت کو ذہن نشین کرلیں کہ یہ وہ زہر ہے جو عمر بھر ساتھ دیتا ہے اور اگلی نسل میں بھی چلتا ہے اس سے زیادہ وفادار مگر خوفناک زہر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ تمام زہروں میں منفی اثرات کی گہرائی کے لحاظ سے یہ سب سے خطرناک زہر ہے۔ اس کا اثر ہڈیوں اور اعصابی خلیوں پر بھی پڑتا ہے۔ خون، جلد، دل، اندرونی جھلیوں اور اعصابی ریشوں کو متاثر کرکے ہڈیوں میں اتر جاتا ہے اور پھر دماغ پر حملہ کرتا ہے۔ زمانہ قدیم میں ایلوپیتھک ڈاکٹر مرکری سے براہ راست آتشک سے علاج کرتے تھے جس سے فائدہ کے بجائے بہت نقصان پہنچتا رہا ہے کیونکہ مرکری کا زیادہ مقدار میں استعمال آتشک کی علامتیں پیدا کر دیتا ہے۔ مرکری کے نمکیات میں آتشک کی بہت سی علامات پائی جاتی ہیں اس لئے اس کا معمولی مقدار میں استعمال شفا دینے کی طاقت رکھتا ہے لیکن اگر ضرورت سے زائد دیا جائے تو وہ علامتیں زیادہ گہرائی کے ساتھ اندر دھکیل دیتا ہے۔ نتیجتاً ظاہری علامات ختم ہو کر ہڈیوں میں داخل ہو جاتی ہیں اور پھر دماغ پر اثرانداز ہوتی ہیں غرضیکہ آتشک کا سفر بیرونی سطح سے اندر گہرائی تک جاری ہوتا ہے۔ مرکری اعصاب کے خلیوں کو کھا جاتا ہے اور ناک کی ہڈیاں اور انگلیاں وغیرہ گلنے سڑنے لگتی ہیں، کوڑھ کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مرکری کی یہ علامات آتشک کی علامتوں سے ملتی جلتی ہیں۔

مرکری کی عام علامات جو ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے زبان زد عام ہیں ان میں مونہہ سے رالوں کا بہنا، بہت پسینہ آنا، گلے کی خرابی اور خوفناک بدبو وغیرہ ہیں۔ مرکری کا مریض ہمیشہ متعفن ہوتا ہے ایسی خطرناک اور تیز بو ہوتی ہے کہ اس کو ذہن نشین کرنا بہت مشکل کام ہے صرف تجربہ سے ہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اگر مرکری کا صحیح استعمال کیا جائے تو اس کی بیماریاں اندر سے اچھل کر باہر جلد پر نمودار ہو جاتی ہیں۔ شدید خارش اور رسنے والے زخم اور ناسور ظاہر ہوتے ہیں جن کی سطح سفیدی مائل ہوتی ہے۔ عموماً جلد پر سفید رنگ کے چتاخ بن جاتے ہیں۔ ایک دفعہ میرے پاس ایک مریض آیا جس کی رانوں کے اردگرد نہایت گہرے اور تکلیف دہ سفید رنگ کے ناسور تھے کسی دوا سے آرام نہ آ رہا تھا میں نے اسے مرکری استعمال کروائی۔ اللہ کے فضل سے ایک ماہ سے بھی کم عرصہ میں بالکل ٹھیک ہوگیا۔ الحمدللہ۔ مرکری کی ایک علامت یہ ہے کہ جسم پر سفید رنگ کے چتاخ پڑ جاتے ہیں جو پھلبہری کی طرح ہوتے ہیں لیکن مرکری پھلبہری کی دوا نہیں ہے مگر اس کی دوسری علامتیں مریض میں پائی جائیں تو یہ نہایت تیزی سے اثر دکھاتی ہے۔ ایک مریض کا سارا جسم ایسے سفید داغوں سے بھر گیا تھا اس میں مرکری کی دوسری علامات موجود تھیں میں نے ایک ہزار کی طاقت میں مرکری استعمال کروائی ایک ہفتہ میں اتنا نمایاں فرق پڑا کہ جب وہ مجھے ملنے آیا میں اسے پہچان بھی نہ سکا، سب داغ غائب ہوگئے اور دوبارہ کبھی اسے یہ مرض نہیں ہوئی جب مرکری جلد پر اثر دکھاتی ہے تو اندرونی طور پر کوئی بداثر ظاہر نہیں ہوتا لیکن جب اندر اثر کرتی ہے تو جلد پر بداثر ظاہر ہو جاتا ہے جس کا مطلب ہے کہ غدودوں کو ٹھیک کرکے بیماری کو باہر دھکیلا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب طاعون کی پیشگوئی فرمائی تھی جبکہ ابھی طاعون ظاہر نہیں ہوا تھا تو ایک طرف فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ کثرت سے طاعون کی بیماری پھیلنے والی ہے جو سزا کے طور پر آئے گی کیونکہ میرا انکار کیا گیا ہے۔ دوسری طرف انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت ایک اشتہار شائع فرمایا کہ مجھے روحانی ذریعہ سے یہ بتایا گیا ہے کہ طاعون سے بچنے کے لئے جلدی امراض پھیلا دی جائیں تو انسان طاعون سے بچ سکتا ہے اور غدود کی امراض جلد کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں ان میں آپ نے دو دوائیں بیان فرمائیں ایک سلفر اور دوسری مرکری۔ ہومیوپیتھی میں یہی دو دوائیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ سب سے غدودوں سے بیماری کو باہر جلد کی طرف دھکیلنے میں کہ مدد دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی تھی اس کے ساتھ آپ نے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس بات کو پھیلانے کے لئے اتنا جوش پیدا کیا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سب دنیا کو اس راز کا علم ہو جائے کیونکہ اطباء کے لئے اس میں بہت گہرے فوائد مضمر ہیں۔ دراصل اس وقت ہومیوپیتھی ایجاد تو ہوچکی تھی لیکن اس کی تفصیل ابھی تک ہندوستان تک نہ پہنچی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روحانی ذریعہ سے اس طریقہ علاج کی خبر پہنچا دی تھی جو احمدیوں کے لئے مزید یقین اور تقویت کا موجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نظام میں شفا رکھی ہے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اتنا زور نہ دیتے۔ مرکری ان دواؤں میں سے ایک ہے۔ جب اندر اثر دکھاتی ہے تو بالعموم جلد پر اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر نہ بھی ہوں تو بیماری کو مزید اندر نہیں دھکیلتی اور کوئی بداثر نہیں چھوڑتی۔

مرکری کے مریض کی تکلیفیں رات کو بڑھ جاتی ہیں۔ سیفیلینم اور سلفر میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے مگر سلفر میں بستر میں لیٹنے سے تکلیفیں بڑھتی ہیں یعنی بستر کی گرمی تکلیف کو بڑھا دیتی ہے۔ جبکہ مرکری کی تکلیفوں کا رات سے تعلق ہے۔ مریض بستر میں داخل ہو یا نہ ہو رات مصیبت بن جاتی ہے۔

ہڈیوں کی دردیں جو مستقل بیماری کی شکل اختیار کرلیں ان میں مرکری مفید ہے لیکن اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ ہڈیاں جہاں جلد اور ہڈی کے درمیان گوشت کی تہیں نہ ہوں وہاں دردیں نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہیں یعنی جلد سے چمٹی ہوئی ہڈیوں میں درد کا احساس ہوتا ہے۔ Eupatorium اور آرنیکا میں بھی جسم میں درد ہوتا ہے لیکن ان میں ہڈیوں میں درد احساس کے بجائے عضلات کی دکھن کا احساس نمایاں ہوتا ہے۔

مرکری میں ہر قسم کے غدودوں کی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ عموی سوزش کے علاوہ پیپ اور ناسور ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ ناسور مزمن ہو جائیں تو مرکری کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ مرکری کی خاص علامت یہ ہے کہ جوڑوں میں درد کے ساتھ پیپ بننے کا رجحان بھی ہوتا ہے چونکہ مرکری کے مریض کا مزاج آتشک کے مریض کے مشابہ ہے اس لئے ہڈیوں میں ناسور اور سوزش کے علاوہ پیپ بھی بنتی ہے۔ ڈاکٹر عموماً اس پیپ کو پچکاری کے ذریعہ باہر نکالتے ہیں۔ اگر مرکری کو چھوٹی طاقت میں شروع کرکے آہستہ آہستہ اونچی طاقت بڑھائی جائے تو بہت مفید نتائج ظاہر ہونگے۔ ایک دم شروع میں اونچی طاقت میں مرکری دینا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ مزمن بیماریوں میں دوا کی طاقت کو اونچا کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن علاج کا آغاز چھوٹی طاقت سے کرنا چاہئے یہی محفوظ طریق علاج ہے۔

مرکری کا ایک خاصہ یہ ہے کہ جوڑوں کے درد اور بائی کی دردوں میں ورم اور سوزش بھی ہوتی ہے۔ بستر کی گرمی اور پسینہ آنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ پسینہ بہت آتا ہے لیکن اس سے مریض بہتر محسوس نہیں کرتا۔ بار بار پسینہ جسم سے پھوٹتا ہے لیکن بے چینی اسی طرح قائم رہتی ہے۔ اگر گلے کے غدود متورم ہوں اور بخار ہو جائے تو پسینہ آنے سے بخار ٹوٹنے کے بجائے اندر گہرائی میں اتر جاتا ہے۔ مرکری کی دو تین خوراکیں دینے سے دبا ہوا بخار فوراً اتر جاتا ہے، بار بار کا پسینہ آنا بھی بند ہو جاتا ہے۔ ایسے بخار میں بچوں کی آنکھیں گیلی گیلی سی ہوتی ہیں۔ یہ ایسی بیماریوں کی خاص پہچان ہے جو جلد پر ظاہر ہوتی ہیں مثلاً خسرہ، کاکڑا لاکڑا وغیرہ۔ لیکن مرکری میں بیماری کا جلد پر پھوٹنا ضروری نہیں بلکہ غدودوں میں موجود گہری بیماری مرکری کا تقاضہ کرتی ہے۔ بچوں کی سانس میں بو آنے لگتی ہے اور مختلف نظارے نظر آتے ہیں۔ اگر مرکری کام نہ دے تو ہیپر سلف دینی چاہئے اور پھر سلیشیا۔ عموماً ان تین دواؤں کے دائرے میں مرض قابو میں آ جاتا ہے۔ میں اس قسم کی بیماریوں میں بائیوکیمک نسخہ استعمال کرتا ہوں۔ نیٹرم فاس، سلیشیا، کالی میور، کلکیریا فاس اور اگر گلے پھولے ہوئے ہوں تو کلکیریا فلور بار بار دینی چاہئیں۔ ان کے بعد بھی اگر مرض قابو میں نہ آئے اور مرکری کی علامات نمایاں ہوں تو پھر مرکری دینا چاہئے۔

اگر جلد کی بیرونی سطح پر زخم بننے لگیں جو ناسور کی شکل اختیار کرلیں اور ان کے کنارے ابھرے ہوئے ہوں اور خدشہ ہو کہ گنگرین نہ ہو جائے تو اس صورت میں مرکسال کے بجائے مرکور زیادہ بہتر دوا ہے۔ ان دونوں کی علامتوں میں نمایاں فرق یہ ہے کہ مرکسال نسبتاً نرم لیکن مزمن دوا ہے مرکور کی بیماریوں میں شدت پائی جاتی ہے اور مقابلتاً حاد بیماریوں کی دوا ہے۔ مثلاً لمبا چلنے والی پیچش جس میں آؤں اور خون آ رہا ہو تو مرکسال دیں۔ مرکور اس وقت فائدہ دیتی ہے جب پیچش کا فوری نوعیت کا حملہ ہو اور اجابت کے بعد درد ختم نہ ہو اور مسلسل خالص خون کا اخراج ہونے لگے۔ مرکسال، نسبتاً دائمی بیماریوں کی دوا ہے اور وہ بیماریاں جن میں فوری خطرات لاحق ہوں ان میں مرکور مفید ہے۔

مرکری کا مزاج بدلتا رہتا ہے۔ بیماریوں کی شدت میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے۔ بلڈ پریشر کبھی زیادہ ہو جاتا ہے اور کبھی کم یا ایسا بخار جو اچانک زیادہ ہو جائے اور اچانک کم ہو جائے کسی ایک جگہ قرار نہ پکڑے تو مرکسال دینی چاہئے۔

مرکری میں گینگرین کی علامت ہونٹوں، گالوں اور مسوڑھوں پر ظاہر ہوتی ہے۔ جلد سیاہ ہو کر بھیانک شکل اختیار کر لیتی ہے۔ آتشک میں بھی انہی جگہوں پر بیماری کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں ناک بھی متاثر ہوتا ہے اور اس کی ہڈیاں کھائی جاتی ہیں۔ مونہہ کے ناسور کے لئے بھی مرکری اچھی دوا ہے۔

جب مرکری کی علامات رکھنے والی بیماریاں بڑھ جاتی ہیں تو عموی نقاہت کے نتیجہ میں ہاتھ کانپنے لگتے ہیں اور اٹھانے کی طاقت کم ہونے لگتی ہے۔ چائے کی ایک پیالی بھی اٹھانے کی صلاحیت نہیں رہتی۔

مرگی سے ملتی جلتی بچوں کی بیماریوں میں اور اعضاء کی غیر منظم حرکت جو از خود شروع ہو جائے میں بھی مرکری اچھی دوا ہے۔

مرکری کے مریض کی طبیعت میں جلد بازی پیدا ہو جاتی ہے اور گفتگو میں تیزی آ جاتی ہے صبر کا فقدان ہوتا ہے اور وہ ہر کام بہت جلد کرنا چاہتا ہے، غصہ بھی آسمان سے باتیں کرنے لگتا ہے۔ اگر پاگل پن کا رجحان ہو تو یہ چیز بہت خطرناک ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ ایسے مریض کسی جذبے سے مغلوب ہوکر فوراً کوئی انتہائی قدم اٹھالیتے ہیں یا خودکشی بھی کر لیتے ہیں۔ بےحد پریشان اور بے چین رہتے ہیں۔ پاگل ہونے یا مرنے کے وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ حوصلہ میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے، شکی مزاج ہوتے ہیں۔ زندگی سے تھک جاتے ہیں۔ ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو بہت آہستگی سے اور ٹھہر کر جواب دیتے ہیں، یاد داشت کمزور ہو جاتی ہے اور سر میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ مرکری کے سر درد کا تعلق دبے ہوئے اخراجات سے ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر پاؤں کا پسینہ بند ہو جائے، نزلہ اچانک خشک ہو جائے، حیض کا خون رک جائے تو سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ کمر کے بل لیٹنے سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں۔ سر کے گرد پٹی بندھے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ بائیں کنپٹی میں درد ہوتا ہے۔ کھوپڑی میں دباؤ اور گھٹن محسوس ہوتی ہے، جلن اور خارش بھی ہوتی ہے۔

سردی اور گرمی دونوں موسموں میں مرکری کی بیماریاں بڑھ جاتی ہیں، ہوا کا جھونکا ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ اگر خسرہ وغیرہ کے بعد بچوں میں سر بڑھنے کی علامت نظر آئے تو مرکری فوراً اس رجحان کو ختم کر دیتی ہے۔

مرکری کے مریض کی جلد کا رنگ مٹیالا ہو جاتا ہے، خارش اور ایگزیما کے اخراجات میں بو کی علامت نمایاں ہوتی ہے اور خون بہنے لگتا ہے، زخموں کے کنارے اٹھے ہوئے ہوتے ہیں، اور ان پر سفید جھلی سی آ جاتی ہے۔ رات کو جلد کی تکلیفیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ بستر کی گرمی بھی بیماریوں کو بڑھا دیتی ہے۔

آنکھوں میں سوزش، جلن، سرخی پائی جاتی ہے، پانی بہتا ہے، آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے نظر آتے ہیں۔ آگ کی روشنی کی طرف دیکھنے سے آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ آنکھ کے گرد کنپٹیوں میں درد ہوتا ہے۔ نظر دھندلا جاتی ہے۔ آنکھ کے پردہ کورنیا پر سوزش ہو جاتی ہے۔ روشنی سے بہت زود حسی پائی جاتی ہے، گرمیوں کے موسم میں آنکھ دکھنے کی سب علامتیں مرکری میں پائی جاتی ہیں۔ اگر کوئی خاص علامت بیماری کو واضح کرنے والی نہ ہو تو مرکسال دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی سورج گرہن کے دوران سورج کو دیکھے تو آنکھ کا پردہ (ریٹینا) سخت متاثر ہوتا ہے اس کا علم فوراً نہیں ہوتا کئی سالوں میں آہستہ آہستہ اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ جگہ جگہ کالے دھبے نظر آنے لگتے ہیں، کبھی دائیں آنکھ کی نظر ختم ہو جاتی ہے اور کبھی بائیں کی مریض رفتہ رفتہ بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور ایسے اندھے پن کا کوئی علاج معلوم نہیں ہے۔ آجکل شعاعوں کے ذریعہ علاج کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اس سے عارضی فائدہ ہوتا ہے اس سلسلہ میں مرکور چوٹی کی دوا ہے۔ ایک لاکھ طاقت کی دو تین خوراکیں مہینے کے وقفہ سے اللہ کے فضل سے بہت فائدہ پہنچاتی ہیں۔ مرض جہاں تک پہنچ چکا ہو وہیں ٹھہر جاتا ہے لیکن اپنے مقام سے اکھڑے ہوئے رٹینا کو واپس لانا ممکن نہیں اس لئے اپریشن کی لازماً ضرورت پڑتی ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ مرکسال کو چھوٹی طاقت میں ایسے مریضوں کو دیا جائے تو رٹینا کی بہت سی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید تجربات کرنے چاہئیں۔

کانوں کی بیماریوں میں مرکری کی خاص علامت پیپ کی بدبو اور اس کا رنگ ہے جو سفید ہوتا ہے یا سبز۔ گہرے سبز رنگ کا گاڑھا مواد کان سے نکلتا ہے۔ اندرونی اور بیرونی کان میں ورم ہوتا ہے۔ کان کے پردہ میں شگاف ہو جائے تو قوت سامعہ متاثر ہوتی ہے۔ یہ وہ آلہ ہے جس میں پیدا ہونے والی خرابیوں کو ایلوپیتھک دواؤں سے دور کرنا کار بعید ہے سوائے اس کے کہ جراثیم کی موجودگی میں ان کو مار دیا جائے۔ پردے کے انتہائی باریک نظام تک پیغام پہنچانے کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ ہومیوپیتھی کے ذریعہ کوشش کی جائے اور روح میں یہ احساس پیدا کردیا جائے کہ کان کے پورے نظام میں کہیں کوئی ایسی خرابی ہے جو فلاں زہر دیا جائے تو عموماً ہو جاتی ہے کیونکہ جب زہروں کو آزمایا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بعض زہر اعصاب پر اثرانداز ہوتے ہیں بعض جسمانی ساخت کی چیزوں پر اور بعض دماغ کے خلیوں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ جب یہ پیغام روح کو دیا جاتا ہے اس کے

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)